REGD No P.67

رجسٹرڈ نمبر ایل ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

و لقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

WEEKLY BADR QADIAN.

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۴

شمارہ ۲۲

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب:- فیض احمد گجراتی

شرح چندہ
سالانہ -/۷ روپے
ششماہی -/۴ "
ممالک غیر -/۸ "

فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے.

۱۲ ظہور ۱۳۴۴ ھش	۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ	۱۲ اگست ۱۹۶۵ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۰ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۷ اگست بوقت ۸ بجے صبح کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ

کل حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔

احباب جماعت حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و سلامتی کی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

قادیان ۱۰ اگست ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

— محترم مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل ناظر اعلیٰ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب ایڈیشنل ناظر امور عامہ حنیف منشی بنجاب کی خصوصی دعوت پر مورخہ ۷ اگست کو پٹیالہ تشریف لے گئے ہیں اس کے بعد بکار سلسلہ چند جگہ بھی تشریف لے جانے کا ارادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور خیریت سے سالماً و غانماً قادیان واپس لائے ۔ آمین۔

آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق زرتشت نبی کی ایک پیشگوئی اور اس کا ظہور

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی ۔ ربوہ

حال ہی میں کراچی کے ایک رسالہ میں انیس الرحمٰن صاحب دہلوی کا ایک مضمون "دین زرتشت" کے عنوان سے شائع ہوا ہے مضمون نگار اس مضمون میں آخری زمانہ میں ایک عظیم الشان انسان کے مبعوث ہونے کی پیشگوئی کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

"گاتھا میں یوم آخر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب دنیا آخری مقام انتشار تک پہنچ جائے گی اس وقت ایک نجات دہندہ ظاہر ہو گا۔ شت نامہ ساسان پنجم آیت نمبر ۳۱-۳۲-۳۳ میں مرقوم ہے کہ جب دین عرب کی عمر ایک ہزار سال سے زیادہ ہو جائے گی تو باہمی تفرقہ کی وجہ سے اس دین کی ایسی شکل ہو جائے گی کہ وہ دین اگر بانئ دین کو دکھلا دیا جائے تو وہ اس کو پہچان نہ سکے گا اور زرد اسے مخاطب۔ تاقل) اہل ایران کی ایسی حالت دیکھے گا کہ کوئی شخص ان سے دانشمندانہ بات نہ سن سکے گا اور کچھ لوگ عقل کی بات کریں گے تو دوسرے لوگ ان کو اسلحہ جنگ سے جواب دیں گے اور ستائیں گے لوگوں کی اس بدکرداری اور بدعملی کی وجہ سے کیشاہ یعنی شاہ بہرام کی مانند ایرانیوں میں سے ایک فرشتہ منش انسان کا ظہور ہو گا؟

اس پیشگوئی کے مطابق ایک ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذرنے پر مسلمانوں کے باہمی تفرقہ اور بدعملی کی بناء پر حضرت زرتشت نے ایک فارسی یا ایرانی الاصل مصلح کی پیشگوئی فرمائی ہے اور اسے فرشتہ منش انسان قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس کے عین مطابق اسلام پر ایک ہزار سال سے زائد عرصہ گذرنے پر مسلمانوں کے باہمی تفرقہ اور بدعملی کے وقت آخری زمانہ کے موعود مصلح حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام قادیان سے وقت پر ظاہر ہو چکے ہیں۔ ان کے سوا کسی نے بھی فارسی الاصل موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں کیا۔ صرف انہوں نے ہی دعوےٰ کیا ہے کہ میں فارسی الاصل مسیح و مہدی اور آخری زمانہ میں تمام قوموں کے لئے مصلح بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ پس کچھ شک نہیں کہ زرتشت نبی کی مذکورہ پیشگوئی میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ظہور کی خبر دی گئی تھی، جو اپنے موعود و مقررہ وقت پر پوری ہو گئی۔

مضمون نگار نے آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق زرتشت نبی کی بیان کردہ علامات کا بھی ذکر کیا ہے جن سے موعود کی شناخت بخوبی ہو جاتی ہے وہ لکھتے ہیں :-

"زرتشت سے پوچھا گیا کہ شاہ بہرام کے آنے کی کچھ نشانیاں بتا دیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم آسمان پر انسان کو اڑتے دیکھو گے اور چراغ بغیر تیل کے روشن ہونے لگیں گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چلنے لگیں تو سمجھو کہ شاہ بہرام کا ظہور ہو گیا۔ تم دیوانہ وار اس کی تلاش شروع کرو۔ ضرور پا لو گے"۔

(ماہنامہ اردو ڈائجسٹ ماہ فروری ۱۹۶۴ء)

جاوید پریس طابع و ناشر رئیس امروہوی)

اس پیشگوئی میں بتایا گیا ہے کہ اس زمانہ میں ہوائی سواریوں اور جہازوں کے ذریعہ انسان اڑیں گے اور ہوائی سفر کریں گے اور یہ جو فرمایا چراغ بغیر تیل کے روشن ہونگے یعنی ایسے قمقمے روشن ہونگے جن میں تیل کی ضرورت نہ پڑیگی جو موجودہ زمانہ کے بجلی سسٹم کی طرف اشارہ ہے جس میں تیل جلانے کی ضرورت نہیں پڑتی اور بغیر تیل جلانے کے بلب یا قمقمے روشن ہوتے ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ گاڑیاں بغیر گھوڑوں کے چلنے لگیں اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسی سواریاں ایجاد ہوں گی جو گھوڑوں کی مدد کے بغیر انجنوں اور آگ و پانی کی طاقت کے ذریعہ چلیں گی۔ یہ موجودہ ریل گاڑیاں۔ موٹر۔ جہاز وغیرہ سواریاں ہیں جو انجنوں اور آگ اور پانی کی طاقت کے ذریعے چلتے ہیں۔ یہی باتیں احادیث نبویہ میں بھی مسیح موعود کے زمانہ کی علامات میں بیان ہوئی ہیں جیسا فرمایا لیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیہا یعنی اونٹنیوں پر سواری کرنا متروک ہو جائیگا اور تیز رفتار ایجاد شدہ سواریوں پر سفر کیا جائیگا ۔ سو یہ علامات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے ظہور پر پوری پوری موجود ہیں جن سے آپکی بخوبی شناخت ہوتی ہے پس ہم زرتشت نبی کے زبان کیمطابق دعوت دیتے ہیں کہ جب ایسا زمانہ ہے تو تم دیوانہ وار انکی تلاش شروع کرو اور ضرور پا لوگے۔

اس سال

قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر منعقد ہوگا

رمضان المبارک کی وجہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری و اجازت سے اس سال قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۱، ۱۲، ۱۳ دسمبر منعقد ہو گا۔ تمام پریذیڈنٹس امراء و عہدیداران جماعت ہائے ہندوستان اور مبلغین کرام، تمام احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی نئی تاریخوں سے اچھی طرح باخبر کر دیں اور اس مبارک جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور مقررہ تاریخوں پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان تشریف لاکر اس روحانی اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ملک کے مختلف مقامات میں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روح پرور جلسوں کا انعقاد

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد

جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد کے زیر اہتمام مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۶۵ء بروز اتوار ۱۰½ بجے صبح بمقام احمدیہ جوبلی ہال جلسہ سیرت افضل الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم بڑے پروقار طریق پر منایا گیا۔ رہنمائے دکن، انگارے، سیاست، ملاپ وغیرہ مقامی اخباروں میں اس جلسہ کے متعلق دو روز قبل سے ہی اعلانات شائع کروائے گئے تھے پھر سے شہر میں بڑے بڑے پوسٹروں اور اشتہارات کے ذریعہ اس جلسہ کی اطلاع دی گئی۔ علاوہ ازیں شہر حیدرآباد کے اکثر علماء و مشائخین اور معززین کو اسم وار بذریعہ ڈاک دعوت نامے ارسال کئے گئے۔ اور اس کے نتیجہ میں جلسہ گاہ احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت کثیر افراد اور علماء و معززین سے بھر پور تھی جلسہ شروع ہونے سے قبل ہی سامعین سے ہال پُر ہو گیا تھا۔

یہ روح پرور اجتماع محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی صدارت میں مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی ایل۔ ایل۔ بی کی تلاوت قرآن مجید کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم میر احمد افضل صاحب کی نظم کے بعد مکرم مولوی محمد صادق صاحب سیکرٹری تبلیغ نے اپنا خطبہ استقبالیہ پڑھ کر سنایا۔

پہلی تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور امن عالم کے عنوان سے محترم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب پی۔ ایچ ڈی نے کی۔ موصوف نے بعثت نبوی سے قبل عرب کی بدامنی کی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے آپ کے بعد دنیا میں رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا دلنشیں پیرایہ میں ذکر کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل اشعار کا مطلب واضح فرمایا کہ ؎

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کا پھیلانا کوئی مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہے اسی سے آشکار
(در ثمین)

اس کے بعد آپ نے قیام امن سے متعلق حضرت رسول کریم صلعم کے بیان فرمودہ اصولوں پر روشنی ڈالی برادرم محمد عبداللطیف صاحب کی نظم کے بعد مکرم سید جعفر حسین صاحب نے انسان کامل کے عنوان پر ایک تقریر کی جس میں آپ نے رسول کریم صلعم کی کاملیت انسان کی وضاحت کرتے ہوئے ہماری ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور اس کے بعد مکرم عبدالغنی صاحب نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔

بعدہٗ خاکسار نے شانِ خاتم النبیین کے عنوان پر تقریر کی۔ خاکسار نے سب سے پہلے ان تمام اعتراضات کا تفصیلاً جواب دیا۔ جو پچھلے ہفتہ یوم خاتم النبیین کے سلسلہ میں منعقدہ غیر احمدیوں کے جلسہ میں جماعت احمدیہ اور بانی سلسلہ عالیہ علیہ السلام پر کئے گئے تھے۔ خاکسار نے حدیث لانبی بعدی کی وضاحت اور تشریح کرنے کے بعد ثابت کیا کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے مقابل میں کھڑے ہو کر اور امتِ محمدیہ سے الگ رہتے ہوئے نئی شریعت لانے والا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

ہمارے مخالفوں کی طرف سے انقطاع نبوت کو ثابت کرنے کے لئے زیادہ تر اس حدیث کو پیش کیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلعم نے اپنے ماقبل انبیاء کو ایک محل سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میں اس محل کی آخری اینٹ ہوں۔ خاکسار نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس حدیث کا اگر یہ مطلب لیا جائے کہ آپ کی حیثیت ایک محل کے مقابلہ میں گویا ایک اینٹ کی ہے تو اس طرح پر تو اس سے بجائے کسی خوبی کا اظہار ہونے کے ایک پہلو سے آپ کی نعوذ باللہ ہتک ہوتی ہے۔ اس لئے کہ ایک محل کے مقابلہ میں ایک اینٹ کی کوئی وقعت ہی نہیں ہوتی۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے آپ کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ لولاک لما خلقت الافلاک۔ خاکسار نے بتایا کہ محل سے مراد شریعت ہے۔ آپ سے قبل جس قدر شریعتیں آچکی تھیں وہ ناقص تھیں مگر آپ کو کامل شریعت عطا فرمائی گئی۔ چنانچہ ذالک الکتٰب لا ریب فیہ فیہا کتب قیمہ فرما کر اس محل شریعت کی تکمیل کا اظہار فرمایا گیا۔ جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ شریعت محمدی ہی ایسی کامل شریعت ہے جو قیامت تک قائم و دائم رہے گی آئندہ جو نبی بھی آئے گا اس محل کی حفاظت کے لئے ہی آئے گا۔

اس کے بعد خاکسار نے آیۃ خاتم النبیین کی تشریح قرآن کریم احادیث کتب تفاسیر اور لغات کی روشنی میں کی۔ خاکسار کی یہ تقریر ایک گھنٹہ تک رہی۔ بعدہ مکرم منصور احمد صاحب نے ایک نظم پڑھی۔

اس کے بعد مکرم میر احمد صادق صاحب نے زندہ نبی کے عنوان سے ایک تقریر فرمائی جس میں انہوں نے داعیا الی اللہ و سراجاً منیراً کی تشریح کرتے ہوئے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود کو حضرت رسول پاک صلعم کی زندگی کے ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ نیز آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے ذریعہ حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ثبوت بہم پہنچا رہی ہے۔

اس کے بعد محترم صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی والہام کا سلسلہ جاری ہونے کا ثبوت پیش کیا۔ اور بتایا کہ اجراء وحی کا سلسلہ ہی اسلام کی عالمگیریت اور تاقیامت کے لئے زندہ مذہب ہونے کا واضح ثبوت ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ پر لگائے جانے والے اس الزام کی تردید کی کہ گویا ہم حضرت رسول کریم صلعم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔

اس تقریر کے بعد مکرم سیٹھ سید عمر صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا نعتیہ کلام سلام بحضور خیر الانام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

دعا کے بعد یہ جلسہ ٹھیک ۲ بجے اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ میں حاضر تمام غیر از جماعت دوستوں میں خاکسار کے مرتب کردہ دو ٹریکٹ یعنی افضل الانبیاء اور ختم نبوت کی حقیقت تقسیم کئے۔

اسی روز شام کو چار بجے سے لجنہ اماء اللہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر سیرت النبی کا جلسہ منعقد کیا گیا۔

خاکسار محمد عمر مالاباری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدرآباد۔

یادگیر

مورخہ ۲۳؍ جولائی ۱۹۶۵ء بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیزم محمد ذکریا نے نظم سنائی۔ پہلے نمبر پر عزیزم بشارت احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے "شان رسول" کے موضوع پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ مقامی نے تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کی پیدائش سے لے کر وفات تک کے موٹے موٹے واقعات بیان کئے اور آخر پر خطبہ حجۃ الوداع بھی پڑھکر سنایا۔ مولوی صاحب موصوف کے بعد مکرم رحمت اللہ صاحب غوری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں کے ساتھ مشفقانہ سلوک" کے موضوع پر نہایت عمدہ اور آسان پیرائے میں تقریر کی۔ آپ کی تقریر کو مستورات اور بچوں نے بہت پسند کیا۔ بعدہٗ مکرم نصرت اللہ صاحب غوری نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضؓ کی نظم ؎

"بدرگاہ ذیشان خیر الانام"

نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد عزیز مظفر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے موضوع پر مبسوط مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب نے بھی "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ پر تقریر کی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے کئی پر لطف واقعات سنائے آخر پر مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگہ نے "خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا صحیح مقام" نہایت عمدہ پیرائے میں بیان کرتے ہوئے درود شریف کی تفسیر بیان کی جلسہ کے اختتام پر صدر محترم نے زریں نصائح سے مستفید فرمایا۔ حاضرین مجلس کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی مستورات کے لئے لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

خاکسار نعمت اللہ غوری
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ
یادگیر

لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ حلقہ ۱

مورخہ ۱۹؍ جولائی ۱۹۶۵ء کو جلسہ سیرۃ النبی صلعم زیر صدارت مکرمہ نور النساء صاحبہ منعقد ہوا۔ عہد نامہ دہرانے کے بعد تلاوت قرآن کریم سے جلسے کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد محترمہ کریمہ خاتون صاحبہ نے "حضور کی تبلیغی سرگرمی اور استقلال" کے عنوان پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ عاجزہ نے محترمہ صدر صاحبہ کے فرمان کے مطابق حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" کے بارہ میں مضمون پڑھا۔ محترمہ کریمہ خاتون صاحبہ نے "درود شریف کی اہمیت" پر مضمون پڑھ کر سنایا۔ وقت کی گنجائش کے پیش نظر محترمہ صدر صاحبہ نے "حضور

(باقی صفحہ نمبر ۶ پر)

"ایک خطاب"

باتوں کا وقت گذر چکا۔ اب عمل اور صرف عمل کرنے کا وقت ہے

اب اللہ تعالیٰ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم اپنے عمل سے کس حد تک اپنے دعووں کو سچا ثابت کر کے دکھاتے ہو

خدام الاحمدیہ سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ایمان افروز خطاب

فرمودہ ۲۹ر ستمبر ۱۹۴۶ء۔ بعد نماز ظہر بارک روڈ دہلی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے بولنا اور تقریر کرنا اپنے دل کی صفائی اور دوسروں کے دلوں کی صفائی کے لئے بنایا ہے لیکن اس چیز کو دنیا نے آہستہ آہستہ تماشہ اور کھیل کا ذریعہ بنا لیا ہے جتنی نیکی ترقی کر رہی ہے۔ اتنا ہی شیطان اسے بدلنے کی کوشش کر رہا ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرنا ایک بڑی نیکی ہے۔

نصیحت کے معنے

اخلاص اور خیر خواہی کے ہیں۔ جب کوئی کہتا ہے کہ مجھے نصیحت کرو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میری خیر خواہی کرو اور میرے لئے اچھا راستہ تلاش کرو۔ لیکن اب اس چیز کو بھی لوگ کھیل اور تماشے کا ذریعہ بنا رہے ہیں اور آج کل کے نوجوان عجیب مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں بجائے اس کے کہ وہ کوئی ایسا عمل کریں جو ان کی زندگی کامیاب بنانے والا اور مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ یہ رٹ لگائے جاتے ہیں کہ ہمیں کوئی نصیحت کریں۔ چنانچہ جب بھی وہ کسی لیڈر یا راہنما سے ملتے ہیں تو جھٹ کاپی آگے کر دیتے ہیں کہ اس پر کوئی نصیحت لکھ دیں۔ غرض لفظ ہدایت ارشاد اور

نصیحت ایک مشغلہ سا بن گیا ہے

اور ان قیمتی لفظوں جس کے لئے بڑے بڑے مفکر اور مدبر پیدا ہوتے آئے ہیں محض ایک رواج بن گیا ہے۔ پچھلے دنوں کچھ نوجوان میرے پاس آئے اور میرے سامنے کاپیاں پیش کیں کہ کوئی نصیحت لکھ دیں میں نے ہر کاپی پر یہ لکھا کہ لغو باتوں سے اسلام روکتا ہے وہ میرے اس فقرہ کو بہت خوش خوش لے گئے کہ گویا میں نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا۔ ان کو یہ سمجھ نہ آیا کہ میں نے ان کے فعل پر طنز کی ہے۔

ہمارے ملک کے لوگوں کی عادت ہے

کہ جب کوئی نئی بات نکلے فوراً اس کی تقلید کرنا شروع کر دیتے ہیں مجھ سے خدام الاحمدیہ دہلی کے عہدہ داروں نے خواہش کی ہے کہ میں ان کو کچھ نصیحتیں کروں جہاں تک باتوں کا تعلق ہے وہ بہت ہو چکی ہیں، اور باتوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے باتیں یا سونے کے لئے کی جاتی ہیں یا کام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں۔ رالوں کو مائیں بچوں کو سلانے کے لئے باتیں سناتی ہیں اور دن کو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ اس طرح ان کو کوئی معقول بات مل جائے۔ جو ان کے کام میں آسانی پیدا کرے۔ ہماری باتیں سونے کے لئے نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ایسے

مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں

سونا موت سے کسی طرح سے کم نہیں ہو سکتا باقی رہیں دوسری باتیں جو کام میں آسانی پیدا کرتی ہیں وہ بھی کافی ہو چکی ہیں اور مزید باتوں کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی۔ ہمارے سلسلہ کو قائم ہوئے ۵۷ سال ہو گئے ہیں جس نے اس عرصہ میں باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ وہ اب آئندہ کی باتوں سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے

لاکھوں نشانات

دکھائے جس شخص نے ان نشانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔ آئندہ ظاہر ہونے والے نشانات اسے کیا فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

الم یان للذین اٰمنوا
ان تخشع قلوبھم
لذکر اللہ

کیا مومنوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ خدا تعالیٰ کے ذکر اور خدا تعالیٰ کی خشیت سے ان کے دل ڈر جائیں۔ میں بھی یہی نوجوانوں کو کہتا ہوں کہ

الم یان للذین اٰمنوا ان
تخشع قلوبھم لذکر
اللہ

کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا

اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا۔ کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکیں جن کے بعد طریق عمل اور ہدایت کا رستہ واضح ہو جاتا ہے۔ اگر تمہارا طریق عمل یقینی طور پر واضح ہے تو زمانہ اس بات کا تقاضہ کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں۔ اگر تم اپنے اندر تفکر کا مادہ رکھتے ہو تو تمہیں سوچنا چاہیئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اور مسلمان کہاں سے کہاں پہنچ گئے۔ مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں نقشے دیکھتے ہیں۔ میں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں مجروح نہیں ہو جاتے کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔ ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا۔ یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا پر چھائی ہوئی ہیں اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے

ایک زمانہ وہ تھا

کہ اسلامی رنگ نقشہ پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک ابھرا ہوا تھا۔ چین میں سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی ہے یہاں تک کہ آج بھی جاپانی مائیں اپنے بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ چپ رہو ورنہ تُرک (یعنی مسلمان) آ گیا۔ امریکہ میں بھی بعض مسجدیں پائی گئی ہیں۔ جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں تک مسلمان پہنچے ہوئے تھے اور فلپائن وغیرہ میں بھی مسلمان موجود تھے غرض کوئی گوشہ دنیا کا ایسا نہ تھا جہاں

اسلامی حکومت قائم

نہ تھی وہ حکومتیں ملکی حکومتیں تھیں۔ اپریل ان میں نعوذ باللہ نعوذ باللہ اگر کسی زمانہ کے مسلمانوں نے کوئی غلطی کی ہو تو وہ اپنی غلطی کے آپ ذمہ دار تھے۔ اسلام ذمہ دار نہیں مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی۔ جب کسی زمیندار کے بیٹے سے پوچھا جائے۔ کہ آپ کس خاندان سے ہیں۔ تو وہ گفتگو شروع کر دیتا ہے کہ میں فلاں چوہدری کا بیٹا ہوں۔ فلاں چوہدری کا پوتا ہوں۔ لیکن مسلمانوں کے دل اس بات کو نہیں سوچتے کہ ہم کن لوگوں کی اولادیں ہیں۔ اور ہمارے آباء و اجداد کس شان کے لوگ تھے۔ ساتویں صدی میں جبکہ مسلمان بہت کچھ گر چکے تھے۔ اس گرے ہوئے زمانہ میں بھی مسلمانوں کے اندر اسلام اور

مسلمانوں کے لئے غیرت

موجود تھی۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ خلافت بغداد بالکل تباہ ہو کر سیاستوں کی شکل اختیار کر چکی تھی لیکن نام باقی تھا۔ کہتے ہیں کہ ہاتھی مرا ہوا بھی تو بھاری ہوتا ہے۔ خلافت تو تھی گو چند گاؤں بھی ان کے قبضہ میں نہ رہے تھے۔ صرف بغداد میں ہی ان کی حکومت محدود تھی۔ باقی سب جگہ دوسری بادشاہتیں قائم ہو گئی تھیں۔ بادشاہ مطلق العنان ہونے کے باوجود خلافت کا احترام کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ ہم تو نائب بادشاہ ہیں۔ اصل بادشاہ خلیفہ ہے۔ یوں وہ اپنا قانون چلاتے تھے۔ اپنی فوجیں رکھتے تھے۔ خود ہی لڑائیاں لڑتے تھے خود ہی فیصلے کرتے تھے۔ خود ہی معاملات طے کرتے تھے اور خلیفہ کو پوچھتے تک بھی نہ تھے۔ مگر

اس نام کی بھی برکت تھی

اس زمانہ میں مسلمانوں کے ایک علاقہ میں سے جبکہ مسلمان کمزور ہو چکے تھے۔ یورپین فوجیں گزریں اور انہوں نے کسی مسلمان عورت کو چھیڑا۔ اس بیچاری کو کچھ پتہ نہ تھا کہ خلافت ٹوٹ چکی ہے اور تقسیم ہو کر مختلف حصوں میں بٹ چکی ہے۔ وہ یہی سنتی آ رہی تھی کہ ابھی تک یہاں خلیفہ کی حکومت ہے) اس نے اسی خیال کے ماتحت خلیفہ کو پکار کر بلند آواز دی۔ خلیفہ کہاں ہے یعنی اے خلیفہ میں مدد کے لئے تمہیں آواز دیتی ہوں۔ اس وقت وہاں سے ایک قافلہ گزر رہا تھا۔ اس نے یہ باتیں سنیں۔ وہ قافلہ بغداد کی طرف جا رہا تھا۔

پرانے زمانے میں رواج

تھا کہ جب قافلہ شہر میں آتا تو قافلہ کی آمد کی خبر سن کر لوگ شہر سے باہر قافلہ کے استقبال کے لئے جاتے تھے اور تاجر لوگ بھی اس وقت وہاں پہنچ جاتے اور راستہ کی

بلیک مارکیٹ کی طرح وہی مال خریدنے کی کوشش کرتے کیونکہ جو مال باہر سے آتا تھا وہ سفر کی مشکلات کی وجہ سے بہت کم آتا تھا۔ اس لئے ہر ایک تاجر یہی کوشش کرتا کہ وہی جاکر سودا کرے اور اسے دوسروں سے پہلے حاصل کرے۔ جب وہ قافلہ آیا اور شہری اس کے استقبال کے لئے شہر سے باہر گئے۔ اور اسے ملے تو اہل شہر نے ان سے سفر کے حالات پوچھنے شروع کئے اور کہا کہ

کوئی نئی بات سناؤ

انہوں نے کہا سفر ہر طرح آرام سے گزرا۔ مگر ہم نے راستہ میں ایک عجیب نسخہ سنا۔ ایک عورت خلیفہ کو آوازیں دے رہی تھی۔ اور مدد کے لئے بلا رہی تھی۔ اس بیچاری کو کیا پتہ کہ اس جگہ اب اس کی حکومت ہی نہیں۔ اور اب وہ خلیفہ خوار بادشاہ ہے۔ یہ باتیں سننے والوں میں سے ایک درباری بھی تھا وہ دربار میں آیا اور بادشاہ سے اس بات کا ذکر کیا۔ اس نے کہا آج

ایک عجیب بات

سنی ہے۔ ایک قافلہ فلاں جگہ سے آیا اور اس نے سنایا کہ ایک عورت خلیفہ کو مدد کے لئے پکار رہی تھی۔ اگرچہ خلافت اس وقت مٹ چکی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اسلامی ایمان کی کوئی چنگاری باقی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ میں اکیلا ہوں لیکن جب اس نے یہ بات سنی تو نیچے اُتر آیا اور ننگے پاؤں چل پڑا اور کہا کہ گو خلیفہ کا وہ اقتدار نہیں رہا۔ مگر بہرحال اس عورت نے خلافت کو آواز دی ہے۔ اب میرا فرض ہے کہ میں اس کے پاس جاؤں اور اس کی مدد کروں۔

یہ بات ایسی ہے

کہ آج یہاں بیٹھے ہوئے ہمارا خون کھولنے لگتا ہے۔ اس زمانہ میں کیوں نہ کھولا ہوگا۔ جونہی یہ بات دوسرے بادشاہوں نے سنی انہوں نے خلیفہ کو یہ اطلاع بھیجی کہ ہم ہر طرح آپ کی مدد کریں گے۔ آپ اس عورت کو آزاد کرائیں اور ان سے اس کا بدلہ لیں۔ چنانچہ وہ گئے اور انہوں نے اس عورت کو آزاد کرایا اور عیسائیوں سے اس کا بدلہ لیا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے دلوں میں حمیت اور غیرت موجود تھی۔ اور

ایمان کی روشنی

ان کے دلوں میں موجود تھی مگر اب کیا مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے غیرتی جوش بھی پیدا ہوتا ہے اور کیا ان کو اسلام کے لئے قربانیاں کرنے کا شوق ہے۔ کیا ان کے دماغ کبھی غور و فکر نہیں کرتے کہ ہم کیا تھے اور کیا بن گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ مصائب اور آفات اس لئے آرہی ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو سرانجام دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ اگر وہ اپنے حالات کا بغور مطالعہ کریں اور ان مصائب کو دور کرنے کا پورا تہیہ کریں اور اس کے ساتھ کوشش بھی کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان حالات سے نجات نہ پا سکیں۔ جب اسلام کی حالت ایسی کمزور ہے اور تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو تو کونسا سبق باقی ہے جو تم سیکھنا چاہتے ہو......

.... کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ کیا اردگرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں۔ تم بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات باقی رہ گئی ہے اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اٹھتا کس دن کا تمہیں انتظار ہے۔ میں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وطنوں اور جائدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفسوں کی قربانیاں کس طرح پیش کریں گے۔ یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں رہ سکتی۔ وہ لوگ جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں۔ وہ دنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں۔ وہ لوگ اپنی قوم کے لئے کسی فائدہ کا موجب نہیں۔ ابتدائی ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

ایک رؤیا میں دیکھا

کہ ایک لمبی نالی ہے جو کئی کوس تک چلی جاتی ہے۔ اور اس پر ہزارہا بھیڑیں لٹائی ہوئی ہیں اور ہر ایک بھیڑ پر ایک قصاب بیٹھا ہے وہ بھیڑیں اس طرح پر لٹائی گئی ہیں کہ ان کا سر نالی کے کنارہ پر ہے کہ تا ذبح کرنے وقت ان کا خون نالی میں پڑے باقی حصہ ان کے وجود کا نالی سے باہر ہے اور ان تمام قصابوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھری ہے جو کہ ہر ایک بھیڑ کی گردن پر رکھی ہوئی ہے اور آسمان کی طرف ان کی نظر ہے گویا خدا تعالےٰ کی اجازت کے منتظر ہیں۔ وہ لوگ جو دراصل فرشتے ہیں بھیڑوں کے ذبح کرنے کے لئے مستعد بیٹھے ہیں محض آسمانی اجازت کی انتظار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تب میں ان کے نزدیک گیا اور میں نے قرآن شریف کی یہ آیت پڑھی۔ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنی ان کو کہہ دے کہ میرا خدا تمہاری پرواہ کیا رکھتا ہے اگر تم اس کی پرستش نہ کرو اور اسکے حکموں کو نہ سنو میرا یہ کہنا ہی تھا کہ فرشتوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہمیں اجازت ہوگئی ہے گویا میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے تب فرشتوں نے جو قصابوں کی شکل میں بیٹھے ہوئے تھے فی الفور اپنی بھیڑوں پر چھریاں پھیر دیں۔ اور چھریوں کے لگنے سے بھیڑوں نے ایک دردناک طور پر تڑپنا شروع کیا۔ تب ان فرشتوں نے سختی سے ان بھیڑوں کی گردن کی تمام رگیں کاٹ دیں اور کہا تم چیز کیا ہو گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو۔ اس رؤیا میں اللہ تعالےٰ نے دنیادار اور دنیا پرست لوگوں کی تشبیہ گوہ کھانے والی بھیڑوں سے دی ہے کہ ایسے لوگوں کو خدا تعالےٰ کی پرواہ ہی کیا ہے۔ جس طرح بھیڑیں بغیر کسی درد کے ذبح کی جاتی ہیں۔ اسی طرح ایسے لوگ ذبح کئے جائیں گے اور خدا تعالےٰ ان پر رحم نہیں کھائے گا۔ اللہ تعالےٰ بھی انہیں لوگوں کی پرواہ کرتا ہے جو اس کی پرواہ کرتے ہیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی آدمی ہی تھے کہ تمام دنیا کی مخالفت ان کو کوئی گزند نہ پہنچا سکی۔ بلحاظ بشریت کے دوسرے انسانوں کی طرح آپ ایک بشر تھے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگر ایک انسان کے خلاف ایک گاؤں کے لوگ بھی ہو جائیں تو اس کا جینا دشوار ہو جاتا ہے لیکن تمام دنیا ایک طرف تھی اور آپ ایک طرف تھے۔ اس کے باوجود دنیا آپ کا بال بھی بیکا نہ کر سکی۔ ان لاکھوں لاکھ انسانوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی غیرت نہ بھڑکی لیکن اس ایک انسان کے لئے خدا تعالےٰ کی غیرت جوش میں آگئی اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ گویا

یہ تمام دنیا کو ایک چیلنج تھا

کہ تم ہمارے اس بندے کو چھیڑ کر تو دیکھو کہ تمہارا کیا حال ہوتا ہے۔ میں اللہ جو تمام کائنات عالم کا مالک ہوں میں اس کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ بعض دفعہ دشمن آپ تک پہنچ بھی گیا لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسے معجزانہ طور پر آپ کو بچایا کہ آج تک دنیا ان واقعات کو پڑھ کر حیران رہ جاتی ہے ایک جنگ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس آرہے تھے تو ساتھ ہی ساتھ ایک دشمن بھی چل پڑا۔ صحابہؓ نے خیال کیا کوئی اجنبی آدمی ہے اور اپنا سفر کٹ کر رہا ہے اس لئے کسی نے اس سے مزاحمت نہ کی۔ مدینہ کے قریب پہنچ کر جب

صحابہؓ کو اطمینان ہوگیا

کہ اب ہم خطرہ والے علاقے سے نکل کر اپنے علاقہ میں داخل ہوگئے ہیں تو آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے عرض کیا آپ نے اس کی اجازت دے دی۔ دوپہر کا وقت تھا صحابہؓ مختلف درختوں کے نیچے آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک علیحدہ درخت کے نیچے جاکر لیٹ گئے۔ اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی۔

...

کہ آنکھ لگ گئی۔ وہ شخص جو لشکر میں آپ کا پیچھا کرتا چلا آرہا تھا اس نے آپ کی تلوار لی۔ اور تلوار ننگی کر کے آپ کو جگایا اور آپ کو کہا کہ میں کافی فاصلہ سے آپ کا پیچھا کر رہا تھا مگر مجھے موقع نہیں ملتا تھا۔ اب مجھے موقع ملا ہے اور میں آپ کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اب آپ بتائیں کہ آپ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بغیر کسی گھبراہٹ کے فرمایا

مجھے اللہ تعالےٰ بچا سکتا ہے

ہزاروں لاکھوں لوگ منہ سے یہ دعوے کرتے ہیں کہ ان کو اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے لیکن جب کوئی مشکل پیش آتی ہے تو اس یقین اور اعتماد کا ثبوت نہیں دیتے بلکہ دنیوی اسباب کی طرف اپنی نگاہ دوڑاتے ہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ سے یہ فقرہ ایسے یقین اور رعب کے ساتھ نکلا کہ اس شخص کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اٹھ کر وہ تلوار پکڑ لی اور تلوار کھینچ کر اس سے پوچھا اب بتاؤ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے اس شخص نے نہایت خوف و ہراس کی حالت میں کہا آپ ہی رحم کریں اور میری جان بخشی کریں آپ نے فرمایا بیوقوف تم نے

مجھ سے شکر کا بھی سبق نہ سیکھا

تمہیں کہنا چاہیئے تھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ بچا سکتا ہے۔ آپ کو یہ سنکر خوشی نہیں ہوئی کہ اس نے میری تعریف کی ہے بلکہ آپ کو تکلیف ہوئی کہ اس نے اللہ تعالےٰ کا نام کیوں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالےٰ کا یہ سلوک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے ساتھ کیوں تھا اور اس وقت وہ مسلمانوں کو کافروں پر کیوں غلبہ عطا کرتا تھا اور آج کیوں ان کی اولاد کو چھوڑ بیٹھا ہے کیا اس وقت نعوذ باللہ خدا بوڑھا ہوگیا ہے یا اب خدا مر گیا ہے یا کوئی تعطل کی

کہ حالت طاری ہے یا اسلام کے لئے اس کے دل میں غیرت نہیں رہی یا اسے اسلام سے نفرت ہو گئی ہے انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات میں تو کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور وہ ایسی تبدیلیوں سے پاک ہے اور وہ الآن کما کان ہے بلکہ

حقیقت یہ ہے

کہ مسلمانوں نے اپنے اندر تبدیلی کر لی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق قطع کر لیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو جذب کرنے کی بجائے اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان سے منہ پھیر لیا کہ جاؤ دنیوی سامانوں پر بھروسہ کر کے دیکھ لو ورنہ اللہ تعالیٰ آج بھی اسی طرح اپنے بندوں کی پکار کو سنتا ہے جس طرح وہ پہلے سنتا تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان اپنے عمل سے اسی محبت کا ثبوت دیں جس کا ثبوت ان کے آباؤ اجداد نے دیا اور اسی طریق کار کو لازم پکڑیں جس پر چل کر ان کے آباء و اجداد نے کامیابی حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے

جو شخص اس سے وفاداری کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا پس اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو۔ اس لئے نہیں کہ مل کر دعوتیں اڑاؤ اور عیش و عشرت کے دن بسر کرو بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم اسلام کے لئے قربانیاں کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا واحد مقصد قرار دیں گے۔ تم اس سلسلہ میں اس لئے داخل نہیں ہوئے کہ مائدہ پر بیٹھ کر لقمے اڑاؤ بلکہ تم اس لئے اس سلسلہ میں داخل ہوئے کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں گے۔ اور اسلام کی حکومت کو دنیا بھر میں از سر نو قائم کریں گے۔ پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مد نظر رکھو۔ اگر تم اپنے عہد کو پورا کرتے جاؤ تو دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی تمہارے رستے میں ... نہیں رک سکتیں کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے اللہ تعالیٰ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دے گا آخر کیا وجہ ہے کہ تمہاری باتوں میں اثر نہیں۔ ایسی ہی چمڑے کی زبان رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تھی۔ اور ویسی ہی چمڑے کی زبانیں دوسرے لوگوں کی تھیں۔ لیکن جب رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان بولتی تھی تو وہ گوشت اور چمڑے کی زبان نہ ہوتی تھی بلکہ وہ خدا تعالیٰ کی زبان ہوتی تھی اس لئے اس زبان کی باتیں پوری ہو کر رہتی تھیں اور دنیا کی طاقتیں ان کو پورا ہونے سے روک نہ سکتیں۔ وہی طاقت اور قوت رکھنے والا خدا آج موجود ہے۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے اندر اخلاص اور تقویٰ پیدا کرو اور نیک نیتی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ باتوں کا زمانہ گذر گیا اور اب باتوں کا زمانہ نہیں بلکہ عمل کرنے کا زمانہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اب دیکھنا چاہتا ہے کہ ان بڑے بڑے دعووں کے بعد تم کتنے قطرے خون دل کے اس کے حضور میں پیش کرتے ہو۔ دنیا کے بادشاہ موتیوں اور ہیروں کی نذریں قبول کرتے ہیں مگر زمین و آسمان کا مالک اور سب بادشاہوں کا بادشاہ یہ دیکھتا ہے کہ کتنے قطرے خون دل کے کوئی شخص ہمارے حضور پیش کرتا ہے ہمارے خدا کے دربار میں ہیروں اور موتیوں کی بجائے خون دل کے قطرے قبول کئے جاتے ہیں۔ دنیا کی قومیں تو اسی زندگی کو ہی اپنا مقصود قرار دیتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بندوں کا اس بات پر یقین ہوتا ہے کہ ان کی حقیقی اور نہ مٹنے والی زندگی اگلے جہان سے شروع ہو گی۔ اس لئے وہ موت سے نہیں ڈرتے۔ دنیا کے لوگ مرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری زندگی ختم ہوئی تو ہم ختم ہوئے لیکن

مومنوں کی مثال

رداینی دیو کی طرح ہوتی ہے کہ اس کے خون کے جتنے قطرے گرتے ہیں ان سے اتنے ہی آدمی پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں۔ یہی حال خدائی جماعتوں کا ہوتا ہے وہ جتنی جتنی جانی قربانیاں دیتی ہیں اتنی ہی وہ ترقی کرتی ہیں جس طرح سوکھی ٹہنیں اور سوکھے پتے تنور میں جھونکنے سے آگ تیز ہوتی ہے اسی طرح جوں جوں مرنے والے مرتے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو اور زیادہ ترقی دیتا ہے اور مرنے والوں کے ناموں کو ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیتا ہے جب مرنا ہر ایک نے ہے اور کوئی شخص موت سے بچ نہیں سکتا تو پھر انسان کیوں نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہی مرے

فرض کرو ایک شخص نے بیس سال کی عمر میں ملازمت شروع کی اور ساٹھ سال کی عمر تک وہ ملازمت کرتا رہا اور ہر ماہ اسے پانچ سو روپیہ تنخواہ ملتی تھی تو کیا اس شخص کی چالیس سال کی ملازمت ایسے شخص کے ایک دن سے بھی کوئی نسبت رکھتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا۔ مرنا تو ہر ایک نے ہے۔ چھوٹے بڑے نوجوان اور بوڑھے سب اجل کا پیالہ پینے والے ہیں۔ کوئی بچپن میں ہی مر جاتا ہے کوئی بڑھاپے میں مر جاتا ہے۔

کون زندگی کی گارنٹی دے سکتا ہے

پھر ایسی زندگی کو سنبھال کر رکھنا ہی کیا کس دن کے لئے ایسی زندگی بچانے کی کوشش کریں۔ اور ایسی زندگی کا کیا فائدہ جبکہ

اسلام اور مسلمان

ذلت اور رسوائی کی حالت میں ہوں۔ عقلمندوں کے نزدیک پاخانے میں سو سال کی زندگی گزارنے سے چھ ماہ کی آزاد زندگی بہتر ہے اور پاخانہ میں زندگی بسر کرنے کی بجائے وہ موت کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو شخص ہر وقت گندگی میں رہے گا اس کا دماغ بدبو کی وجہ سے سخت پریشان رہے گا۔ اور ایسی زندگی کا مزا کیا آئے گا۔ پس ہماری خوشی اور راحت اسی بات میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہو جائیں اور اسی کے لئے زندگی بسر کریں۔

بے شک تمہارا یہ کام بھی ہے کہ تم گلیوں اور شہروں کو صاف کرو۔ لوگوں کے آرام کا باعث بنو لیکن اس ظاہری گند سے روحانی گند زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ اہل مغرب نے ظاہری صفائی پر بہت زور دیا اور جسمانی صفائی کے بہت سے انتظام کئے ہیں لیکن روحانی صفائی کا علاج ان کے پاس نہیں جسمانی گند سے جسم مرتا ہے لیکن روحانی گند سے روح مر جاتی ہے۔ اور یہ چیز قابل برداشت نہیں۔ کیونکہ روح کے مرنے سے انسان دائمی طور پر جہنمی بن جاتا ہے۔ جسمانی گند کا اثر روحانی گند کے اثر کے مقابلہ میں بہت محدود ہوتا ہے پس تم بے شک ظاہری صفائی کا بھی خیال رکھو لیکن اس سے زیادہ فکر تمہیں روحانی گند کو دور کرنے کے لئے ہونا چاہیئے۔ اس روحانی گند کو دور کرنے کی کوشش کرو اور قربانی کے معیار کو بہت بلند کرو۔

(الفضل ۱۲ راگست ۶۵ء)

یوپی کانفرنس کانپور میں

یوپی کی جماعتوں کی شمولیت

بدر مورخہ ۵-۸-۶۵ میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی کی رپورٹ یوپی کانفرنس کے متعلق شائع ہوئی ہے۔ اس میں مولوی صاحب موصوف مندرجہ ذیل جماعتوں کی اس کانفرنس میں شمولیت کا ذکر کرنا بھول گئے ہیں:۔

راٹھ۔ مودہا۔ مسکرا۔ کھریا۔

ان جماعتوں سے بھی قریباً ایک درجن افراد اس کانفرنس میں شامل ہوئے تھے۔

(ایڈیٹر)

ملک کے مختلف مقامات میں سیرت النبیؐ کے روح پرور جلسوں کا انعقاد

(بقیہ از صفحہ ۲)

حضور سرور دو عالم کے تعلق باللہ و شفقت علیٰ خلق اللہ کے موضوع پر نہایت پُر لطف تقریر کی۔ آپ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت سے احسانات پر روشنی ڈالی کہ بہنوں کو مستفیض فرمایا۔ بہنوں نے آپ کی تقریر کو نہایت غور اور توجہ سے سنا اور پسند کیا۔ اس موقعہ پر بعض غیر احمدی مستورات کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ انہوں نے بھی جلسہ کی کارروائی کو شوق سے سنا۔ آخر پر ان کی پان سے تواضع کی گئی۔ تقاریر کے درمیان نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اسی طرح ہمارا یہ جلسہ بفضل خدا نہایت کامیاب رہا۔

خدا کے فضل سے جلسہ میں حاضرات کی تعداد اچھی تھی۔ آخر میں عہد نامہ پڑھا گیا اور جلسہ برخواست ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسارہ سیدہ حافظہ خاتون
جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سونگھڑہ
علاقہ کٹک

پونچھ

مبلغ جماعت احمدیہ پونچھ مکرم مولوی محمد ایوب صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مسجد احمدیہ پونچھ کے وسیع و عریض عمارت میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوے نبوت سے قبل کے پاکیزہ حالات زندگی با وضاحت بیان کئے گئے جن سے متاثر ہو کر حضرت خدیجہ رضؓ اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ، حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت زید رضؓ آپ پر فی الفور ایمان لے آئے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیمات، آپ کے اخلاق حسنہ اور آپ کی سیرت طیبہ پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے موضوع پر متواتر تین یوم تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔

مرکرہ

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب مبلغ جماعت احمدیہ لکھتے ہیں۔ کہ جماعت مرکرہ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد انہوں نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آج کا جلسہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت و حیات طیبہ کے حالات بیان کرنے کے لئے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے بارہ میں تعریفاً فرمایا ہے

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم

یقیناً آپؐ عظیم الشان اخلاق کے مالک تھے اور مجسم اوصاف حمیدہ تھے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے ایک مستفسر کے جواب میں فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔ نیز حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بیان فرمائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا زمانہ انتہائی تاریکی ظلمت و ضلالت کا زمانہ تھا۔ قتل و غارت۔ جور و جفا اور غضبناک تاریکی کا زمانہ تھا۔ مخلوق کے دل یاد الٰہی سے خالی اور کفر و شرک سے معمور تھے۔ معبود حقیقی کی جگہ معبودانِ باطلہ نے لی ہوئی تھی۔ خانہ خدا، بیت اللہ شریف ۳۶۰ بتوں کا مسکن بن چکا تھا۔ اس دورِ ضلالت میں جبکہ انسانیت کی بجائے حیوانیت۔ روحانیت کی بجائے کفر و ضلالت اور اخلاق کی بجائے افعال شنیعہ کا ارتکاب قتل و غارت ان پر مسلط ہو چکی تھی۔ غرض قرآن مجید کے بیان فرمودہ کے مطابق وہ زمانہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔ اس انتہائی ظلمت کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آسمان روحانیت پر آفتاب رسالت کی حیثیت میں ظاہر فرمایا۔ آپ سراجاً منیراً تھے آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ آپ نے دنیا میں مبعوث ہو کر جو انقلاب عظیم برپا فرمایا۔ اس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو شعروں میں کھینچا گیا ہے۔

صادفتھم قوماً کروثٍ ذلّۃٍ
فجعلتھم کسبیکۃ العقیان
احییت اموات القرون بجلوۃٍ
ماذا یماثلک بھذا الشان

نیز بڑی وضاحت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور مؤرخین کی کتب سے اقتباسات بھی پیش کئے۔ ان کے بعد مکرم کے ایس عمر صاحب نے اسلام کے ابتدائی حالات کے موضوع پر۔ مکرم پی۔ کے عمر صاحب نے "سب سے کامل نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں" کے عنوان سے۔ مکرم جی۔ کے محی الدین صاحب نے "آج کا مبارک دن" مکرم جمال الدین صاحب نے "مبارک وجود" اور دوسرے دوستوں نے آنحضرت صلعم کی عظیم الشان شخصیت آپ کے بلند اخلاق۔ آپؐ کی مکی و مدنی زندگی۔ آپؐ کا عفو و درگذر موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ اور صدارتی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ برخواست ہوا۔

آسنور

مکرم سید محمد یٰسین صاحب گیلانی سیکرٹری تبلیغ آسنور کشمیر تحریر کرتے ہیں۔ کہ زیر صدارت مکرم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ کلام پاک کی تلاوت و نعت شریف بدرگاہ ذی شان خیر الانام خوش الحانی سے پڑھی گئی۔ اس کے بعد سیکرٹری تبلیغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا افضل الانبیاء ہونا اور آپؐ کے کمالات کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حضور سرور کائنات کے مرتبہ۔ آپؐ کی شان اور کمال کو کوئی نبی نہیں پہنچ سکا۔ اور قرآن مجید کی بہت سی آیات تلاوت کرتے ہوئے آپؐ کے مرتبہ و کمال پر وضاحت سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل نے سیرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور در ثمین فارسی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور آپ کے اوصاف اور اخلاق فاضلہ کے بیان میں پیش کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔ پھر بعد دعا جلسہ برخواست ہوا۔

چارکوٹ

مکرم محمد شفیع صاحب سیکرٹری امور عامہ چارکوٹ اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مکتب احمدیہ چارکوٹ میں زیر صدارت میاں بشیر محمد صاحب جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا احسان طبقہ نسواں کے موضوع پر۔ مکرم عبدالحق صاحب سیکرٹری تبلیغ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رواداری اور حسن سلوک اپنے دشمنوں سے کے عنوان سے تقریر کی۔ عزیزم غلام احمد طالب علم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے زمانہ سے وقت نبوت تک کے چیدہ چیدہ حالات و واقعات بیان کئے۔ عزیز بشارت احمد طالب علم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے اوصاف پر تقریر کی۔ مکرم صدر دین صاحب نے سرکار دو عالم کی سیرت کے مختلف واقعات بیان کئے۔ اور خاکسار سیکرٹری امور عامہ نے آنحضرتؐ کی ابتداء نبوت کے زمانہ کے حالات و واقعات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ وہی لوگ جو نبوت سے پہلے آپ کو صدوق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ آپؐ کو کاذب و مجنون کہنے لگے۔ اور یہاں تک مخالفت نے شدت اختیار کی۔ کہ آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا۔ پھر مدنی زندگی کے حالات۔ جنگوں۔ فتوحات اور فتح مکہ وغیرہ کے بھی بالتفصیل بیان کئے۔ اس کے بعد صاحب صدر نے مجمع دعا فرمائی اور جلسہ برخواست ہوا۔

کنہ پورہ

مکرم مبارک احمد صاحب ظفر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنہ پورہ کشمیر اطلاع دیتے ہیں کہ شورت و کنہ پورہ کی جماعتوں نے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ماسٹر غلام نبی صاحب مقبول ایم۔ اے صدر جماعت احمدیہ کنہ پورہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں جو روحانی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اس کے موضوع پر بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کی خانہ جنگیوں۔ قتل و غارت۔ تمدنی۔ معاشرتی۔ اقتصادی بدحالی۔ عورتوں کے ساتھ ناگفتہ بہ سلوک۔ لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا۔ شراب پینا۔ فسق و فجور۔ جوا کھیلنا وغیرہ مفاسد کو تفصیل سے بیان کیا۔ اور پھر وحشی قوم کو آنحضرت نے مبعوث ہو کر اخلاق و تہذیب اور روحانیت کے بلند مرتبہ تک پہنچا دیا۔ کہ وہ دین و دنیا کے رہبر و مالک بن گئے۔ پوری تفصیل سے ان امور پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ سلسلہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے موضوع پر بڑی وضاحت سے تقریر فرمائی۔ اور قرآن کریم کی آیات سے تشریح فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر رنگ، نسل اور ہر ملک و ملت اور ہر فرد و بشر کیلئے رحمت اور سراسر رحمت ہے۔ اسکے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سوئٹزرلینڈ میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ کا کامیاب دورہ

”نومسلم احباب کی طرف سے پرتپاک خیر مقدم“ ”مختلف طبقات کی طرف سے مخلصانہ جذبات کا اظہار اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف“ ”ایمان افروز تقاریر“

از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔اے۔ایل ایل۔بی انچارج احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ

گزشتہ تین سال کے عرصہ میں کئی بار میں نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی خدمت میں لکھا کہ زیورک تشریف لائیں۔ مگر ان کا ایسا پروگرام نہ بن سکا۔ اس دفعہ شروع سال میں جب مجھے علم ہوا کہ آپ مغربی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں تو میں نے ان کی خدمت میں درخواست کی کہ اگر وہ اجازت دیں تو اگست میں منعقد ہونے والی کنونشن اور کانفرنس کو ان کی آمد پر منعقد کر لیا جائے مگر انہوں نے ان تاریخوں کی تبدیلی کو مناسب خیال نہ کیا اور تحریر فرمایا کہ ان کا یہ دورہ تو اصل میں مغربی افریقہ کے لئے ہے تاہم اپریل میں آپ کا خط ملا کہ وہ مغربی افریقہ زیورک کے رستہ جائیں گے اور تھوڑا سا زیورک میں قیام فرمائیں گے اور احباب جماعت سے ملاقات کریں گے۔ ۲۴ر اپریل کو محترم میاں صاحب کی آمد متوقع تھی۔ چنانچہ استقبال کا انتظام تیاری میں مصروف تھے۔ ۲۳ر اپریل کو محترم میاں صاحب کے سیکرٹری مکرم میر مسعود احمد صاحب پہنچ گئے۔ ان کے استقبال کے بعد واپس آئے ہی تھے کہ اچانک محترم میاں صاحب بھی غیر متوقع طور پر پروگرام سے ایک دن قبل تشریف لے آئے۔ اس اچانک آمد سے بہت خوشی ہوئی۔ معلوم ہوا کہ بعض وجوہ کے باعث پروگرام میں کچھ تبدیلی کرنا پڑی اور اس لئے ایک دن پہلے پہنچ گئے۔

آپ زیورک میں ۲۷ر اپریل کی دوپہر تک ٹھہرے۔ ۲۵ر کو آپ کے اعزاز میں عصرانہ دیا گیا۔ احباب جماعت کے علاوہ زیر تبلیغ اصحاب اور جماعت سے اخلاص و احترام کا تعلق رکھنے والے دیگر دوست مدعو کئے گئے تھے۔ اس موقع پر محترم میاں صاحب کی از حد مؤثر گفتگو سے حاضرین کے قلوب پگھر اٹھے۔ اس تقریب کے علاوہ ہمارے بعض احباب خصوصاً مکرم احمدی حبیب احمد سیرنش اور پیرنا نے مخلص احمدی عبدالرشید فوگل کو ان کی صحبت سے بہت مستفید ہونے کا موقع ملا۔ حبیب احمد سیرنش نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۶۴ء کو بیعت کی اور میں نے نام حبیب احمد رکھا۔ ان کی والدہ نے مخالفت شروع کی۔ میں نے ان کو مدعو کیا اور وہ کافی نرم پڑ گئیں مگر ان کے پادری نے انہیں اکسایا اور کہا کہ مذہب کی تبدیلی کا سوال نہیں لیکن اسلام بھی کوئی مذہب ہے یہ تو یورپ کے لوگوں کے لئے قطعاً موزوں نہیں یہ قرون وسطیٰ کا مذہب ہے۔ ان پادری صاحب نے اس فرم کے مالک سے بھی بات کی جہاں وہ ملازم تھے۔ وہ پہلے ہی ایک متعصب کیتھولک تھا۔ اس نے ان کو پندرہ یوم کا نوٹس دے دیا۔ انہوں نے کہا کہ پندرہ یوم کا سوال نہیں میں مستقل طور پر ہی فارغ ہوتا ہوں۔ اس پر والدین نے اور مخالفت شروع کر دی۔ یہ فون پر حبیب کو بات نہ کرنے دیتے اور خط لکھتا تو اس تک پہنچنے نہ دیتے۔ آخر تنگ آکر ایک دن میں ان کے ہاں گیا۔ وہ زیورک سے دور رہتے ہیں۔ ان کے گھر پہنچا۔ اہلیہ اور عزیزم یحییٰ بھی ہمراہ تھے۔ یہ ان کی والدہ کے پاس بیٹھے اور مجھے حبیب اپنے کمرہ میں لے گیا۔ دیکھ کر سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا کتبہ لگایا ہوا ہے۔ مسجد کی تصویر دیوار پر آویزاں ہے اور عید کا عربی کارڈ بھی زینت کے طور پر لگا ہوا ہے۔ اس نے بتایا کہ کس طرح اس کی مخالفت ہو رہی ہے۔ اور یہ کہ وہ اللہ کے فضل سے اسلام پر قائم ہے۔ میں نے آئندہ کے لئے ایک ترک دوست کی معرفت ڈاک بھجوانے کا انتظام اور اس کو ہدایت کی کہ وہ خود بخود مجھے گاہے بگاہے فون کر لیا کرے۔ یہ نوجوان کئی گھنٹے محترم میاں صاحب کے ساتھ رہے۔

ہمارے ایک دوست جو لیسٹر یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں اور اب یہاں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں استقبالیہ تقریب سے اس قدر متاثر ہوئے کہ محترم میاں صاحب کے اعزاز میں اپنے ہاں عشائیہ کا انتظام فرمایا۔ محترم میاں صاحب انہیں اور باقی حاضرین کو لطیف انداز میں جماعت کی اسلامی خدمات بتاتے رہے۔

محترم میاں صاحب نے یہ ارادہ ظاہر فرمایا کہ واپسی پر ہفتہ عشرہ قیام کریں گے چنانچہ انہی انتظار پر کہ جلد ہی پھر ملاقات ہو گی ۲۷ر اپریل کو انہیں الوداع کہا۔

واپسی کے لئے مختلف تقاریب کا پروگرام زیر غور تھا کہ فون پر لندن سے معلوم ہوا کہ وہ ۹ر جون کی شب کو پہنچیں گے اور ۱۰ر جون کو پونے دو بجے کے جہاز پر استنبول کو روانہ ہو جائیں گے۔ میں نے اپنے خاص دوستوں کو فون پر اطلاع دی۔ ایئر پورٹ پر محترم میاں صاحب کے استقبال کے لئے خاکسار بعض احباب کے ساتھ موجود تھا۔ ہمارے نو احمدی بھائی نیاز احمد مارڈ (Maruta) نے جماعت کی طرف سے گلدستہ پیش کیا۔

ایک تقریب کا انعقاد کیا گیا جو اپنے رنگ میں فرد تھی تھا۔ میں نے اپنے مختلف طبقات کے احباب کو تھوڑا تھوڑا وقت دیا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار کریں اور بعد میں محترم میاں صاحب نے تقریر فرمائی۔

اس تقریب کا آغاز محترم ضیاء اللہ ماہر کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آپ نے مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۶۵ء کو بیعت کی صرف ۱۷ سال عمر ہے لیکن دین کی تعلیم کا شوق اتنا ہے کہ آپ تلاوت کر سکتے ہیں۔ آپ کے بعد خاکسار نے ایڈریس پیش کیا۔

خاکسار کے بعد احمدیہ جماعت سوئٹزرلینڈ کی طرف سے مسٹر عبدالرشید فوگل نے ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:

”یہ ہماری بڑی عزت افزائی ہے کہ پاکستان واپس جاتے ہوئے آپ نے ہمیں ملنے کے لئے کچھ وقت نکال لیا۔ ہمارے قلوب اپنے مرکزی بھائی بہنوں کے لئے بھی جذبات تشکر سے پر ہیں جن کی قربانیوں سے اس مسجد کی تعمیر اور قیام ممکن ہوا ہے۔ گو سوئٹزرلینڈ میں ہماری جماعت چھوٹی ہے لیکن ہمارے امام مشتاق احمد باجوہ کی قربانی اور جدوجہد سے ماشاء اللہ یہ مسجد جیسا کہ ایک بار مسٹر ٹائشر (Teuscher) یونین پریس کے چیف ایڈیٹر نے کہا تھا۔ وسطی یورپ میں اسلام کے مرکز کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ یورپ میں اسلام کا وسعت حاصل کرنا انسانیت کی بھی ایک بھاری خدمت ہو گا اسلام صرف معتقدات کے مجموعہ کا نام ہی نہیں بلکہ یہ ایک فرد اور مختلف النوع معاشرہ کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ بلکہ یہ مشرق اور مغرب کے اختلاف میں ایک ایسی وسطی راہ جس میں دونوں کی خوبیاں جمع ہیں کا کام دے سکتا ہے۔“

محترم ڈاکٹر محمد عز الدین حسن البانوی نژاد مسلمان انجنیئر (جن کا خاندان پہلی جنگ عظیم میں ترکی کی شکست کے بعد یورپ اور مصر میں آباد ہو گیا تھا اور جو خود سوئس شہری ہیں پانچ زبانیں بولتے ہیں اور یہاں کے مختلف طبقات میں نہایت احترام سے دیکھے جاتے ہیں جب تعارف ہوا سے سر رنگ نیا مدد کے لئے پیش پیش رہتے ہیں) نے غیر از جماعت مسلمانوں کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:

”یہ امر میرے لئے بہت باعثِ مسرت ہے کہ مجھے سلسلہ احمدیہ کا رکن نہ ہونے کے باوجود آپ کی زیورک میں دوبارہ آمد پر آپ کو خوش آمدید کہنے کا موقع حاصل ہوا ہے۔ ہم سب آپ کی تشریف آوری سے بہت مسرور ہیں آپ نے یقیناً ہی لمبا سفر فرمایا ہے جس کے دوران میں آپ نے اسلام کے کئی مراکز دیکھے اور مجھے امید ہے کہ آپ کا دورہ کامیاب رہا ہو گا اور آپ اگلے

نتائج سے مطمئن ہو گئے ساری دنیا میں احمدیت اسلام کی علمبردار ہے۔ اور اس نے اب تک بہت کچھ حاصل کر لیا ہے۔ قبل ازیں عثمانی سلطنت کے دور میں اسلامی دنیا میں ترکی ایک نمایاں حیثیت رکھتا تھا اور ترکی کا ہر چھوٹی بڑی سفارت کے ساتھ ایک مسلمان عالم ہوتا تھا جو اس ملک میں مسلمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتا تھا۔ بدقسمتی سے پہلی جنگِ عظیم کے بعد یہ دستور عموماً مسلمان حکومتوں نے ترک کر دیا اب یہ جماعت احمدیہ کی بڑی خوبی ہے کہ اس نے پیش قدمی کی اور وہ ہر جگہ اسلام کے مراکز قائم کر رہی ہے۔ بہت سے ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے لئے یہ مساعی بہت خوش کن ہیں زیورک میں اس مسجد کی تعمیر بیت کی مساعی کی ایک روشن مثال ہے اس کی اہمیت کا اظہار مسلمانوں کی بڑی تعداد سے ہوتا ہے جو عیدین پر یہاں جمع ہوتے ہیں یہاں پر مقیم مسلمانوں کے بچوں کی تعلیم کا بھی جماعت نے بیڑا اٹھایا ہوا ہے۔ جماعت کا ایک اور بڑا کام قرآن کریم کے بہت سی زبانوں میں تراجم ہے اور حال ہی میں قرآن کریم کے یہ تراجم ان ممالک میں جہاں کی زبان عربی نہیں ہے۔ مذہبی تعلیم کے حصول کے لئے بڑی غنیمت رکھتے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ باقی مسلمان بھی احمدیوں کا اپنے معتقدات پر عمل اور مسلمان کمیونٹیوں کی امداد کی مثال کی تقلید کریں گے۔

ہم آپ کے سفر کے خوشگوار تسلسل اور جماعت احمدیہ کے مرکز اور اپنے وطن کو پُرمسرت مراجعت کی تمنا رکھتے ہیں۔"

ان کے بعد ایک ترک دوست مہرمان تونا بوجونہ جو زیورک کی فیڈرل یونیورسٹی سے ایم۔ ایس سی کر چکے ہیں۔ اور اب ڈاکٹریٹ کے لئے مقیم ہیں نے اپنے ہموطن ترک بھائیوں کی نمائندگی فرماتے ہوئے ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"مجھے سوئٹزرلینڈ میں رہتے پانچ برس ہو گئے ہیں میرے لئے بھی والدین اور وطن عزیز سے دور رہنا بڑا مشکل تھا۔ والدین اور وطن سے دوری کے علاوہ عزیزوں اور دوستوں سے خط و کتابت کم کر دیتی لیکن ایک مسجد کی آرزو جہاں تمام مسلمان جمع ہو سکیں کی تکمیل کی صورت نظر نہ آتی تھی۔ اللہ کا شکر ہے کہ ۲۲؍جون ۱۹۶۳ء کو جماعت احمدیہ کی اس مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی۔ اب تمام ترک اور دوسرے مسلمان جہاں جمع ہو سکتے اور نمازیں ادا کر سکتے ہیں ہمارے امام کے پُر اثر خطبات اور تشریحات نہ صرف میرے لئے بلکہ بہت سے ترک احباب کے لئے بہت ممد ثابت ہوئے ہیں۔ مجھے یہ بھی ذکر کرنا ہے کہ قرآن مجید کے تراجم اور ایسا ہی اور بہت سی کتب کے تراجم مثلاً دیباچہ تفسیر القرآن کا ترکی زبان میں ترجمہ ہمارے لئے بہت ہی قابلِ قدر ہے یہاں ہماری یہ مسجد ہمیں قلبی سکون اور مسرت بخشتی ہے اور پھر ہم خوش ہیں کہ اسلام کا نور دور دراز علاقوں میں پھیلتا اور روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے۔"

ترک بھائی کے مختصر لیکن پُر اثر خطاب کے بعد ایک کیتھولک دوست مسٹر فردون فرولا نے جو یہاں پر الیکٹریکل انجنیئر ہیں ایڈریس پیش کیا۔ آپ نے یہ فرمایا:۔

"جناب مجھے ذاتی طور پر آنمحترم کا تعارف حاصل کر کے بہت خوشی ہوئی ہے آپ کی جماعت کے ذریعہ ہمارے لئے اسلام سے براہِ راست رابطہ پیدا کرنا ممکن ہوا ہم اسے خوش قسمتی تصور کرتے ہیں کہ اس مسجد کی تعمیر سے ایک ادارہ قائم ہو گیا ہے خوبصورت شکل یورپ میں ... جو غیر مسلموں کے لئے تبادلہ خیالات کے لئے ایک ادارہ کا کام دیتا ہے۔ اس سے باہمی افہام و تفہیم کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ مسجد محمود کی تعمیر نے ہر جگہ بڑی کشش پیدا کی ہے درحقیقت یہاں پر نہ صرف زیورک بلکہ سوئٹزرلینڈ کے مختلف حصوں اور ہمسایہ ممالک جرمنی اور آسٹریا سے لوگ آتے ہیں۔ کچھ چھوٹے چھوٹے گروپ عربی کی تعلیم کے حصول کے لئے اور قرآن اور بائبل کے موازنہ اور زبان و ادب سے متعلق حاصل کرنے کے لئے بن گئے ہیں۔ خود ایک ایسے گروپ سے تعلق رکھتا ہوں جو ہر ہفتہ عربی تعلیم کے حصول کے لئے جمع ہوتا ہے۔ ہم نے عربی کی تعلیم کی بنیاد کے طور پر قاعدہ یسرنا القرآن کو استعمال کیا ہے جو پاکستان میں مدارس کے طلبہ کے لئے ابتدائی کتاب کے طور پر استعمال ہوتا ہے آپ سے کچھ قبل بڑی مشکل کے بعد اپنے استاد باجوہ صاحب کی رہنمائی میں جو ہم سے ناقابلِ یقین محبت اور شفقت سے پیش آتے ہیں اس قاعدہ کو ختم کر دیا ہے۔ ہم اب قرآن کو گرامر اور لغت اور محاورات کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ اس حاصل کئے ہوئے علم کو استعمال کرنے اور ان ممالک اور ان کے لوگوں کو دیکھنے کے لئے ہم میں سے تین اب تک مشرقِ وسطیٰ کی سیاحت کر چکے ہیں۔ انہوں نے ان ممالک کو اپنی توقعات سے بڑھ کر پایا۔ میں خود بھی ارادہ رکھتا ہوں کہ کسی مناسب موقع پر مسلم ممالک کو دیکھوں۔

آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے بہت سے یورپین لوگ یہ غلط تصور رکھتے ہیں کہ اقتصادی طور پر پسماندہ ممالک جہاں معیارِ زندگی پست ہے۔ ثقافتی اور روحانی طور پر بھی پست ہیں۔ لوگ اکثر معیارِ زندگی اور مادی قوت کو روحانی علم کے ساتھ غلط کر دیتے ہیں اور بدقسمتی سے بھول جاتے ہیں کہ خود ہماری ثقافت کی جڑیں مشرقِ وسطیٰ میں ہیں۔"

ان کے بعد پاکستان کے انجنیئر جناب عبداللہ حسین جو سوئٹزرلینڈ میں مقیم پاکستانیوں میں ایک خاص احترام کا مقام رکھتے ہیں نے ایڈریس پیش فرمایا۔ آپ نے مدارس میں انجنیئرنگ کی۔ پھر علیگڑھ یونیورسٹی میں معلم تھے کہ امریکہ تعلیم کے لئے بھجوائے گئے جہاں اعزاز کے ساتھ کامیابی حاصل کی اور اب ایک اہم پاکستانی ادارہ کے نمائندہ کے طور پر زیورک میں مقیم ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

"جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے ہم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس پُرمسرت تقریب کے موقع پر محترم مشتاق احمد باجوہ نے مجھ سے چند کلمات کہنے کی خواہش کی ہے۔ گو میں ادنیٰ مقرر ہوں لیکن میں نے اس وجہ سے اس پیشکش کو خوشی سے قبول کر لیا کہ ... پاکستان میں جس کا مرکز ربوہ میں ہے واحد جماعت ہے جو ساری دنیا میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہے اس کا ایک خاص ادارہ ہے جو پاکستان اور ہندوستان کے علاوہ بیرونی ممالک میں جماعتی مراکز کی نگرانی اور رہنمائی کرتا ہے یہ بہت سالوں سے محترم میاں صاحب کی ہدایت و راہنمائی میں کام کر رہا ہے محترم میاں مبارک احمد صاحب نے اسلامی دینیات کے ٹھوس علم کی بنیاد کے ساتھ دنیا کے اور بہت سے مذاہب کا مطالعہ کیا ہے"

آخر میں ہمارے ایک سوئس دوست ہربرٹ نے محترم میاں صاحب کے اعزاز میں ایک نظم پیش کی جس کے ہر مصرعہ کے آغاز میں ممدوح کے نام مرزا مبارک احمد کا پہلا حرف تھا۔ ترجمہ میں وہ لطف تو نہیں آ سکتا تاہم قارئین کرام کی دلچسپی کیلئے پیش ہے:

"مجھے یہ اعزاز عظیم حاصل ہوا ہے کہ اس مجلس میں چند دل سے نکلے ہوئے جذبات عرض کروں اور اپنے معزز مہمان کو خطاب کروں تا سالہا سال تک زیورک کا اچھا تاثر آپ کے دل میں محفوظ رہے، مشنوں کا قیام اور اس دنیا میں عالمی اخوت کی بنیاد رکھنا۔ صلح اور رضاجوئی سے ان کو ایک حقیقت میں پرونے کیلئے آپ نے دنیا کا سفر اختیار کیا جو خدا تعالیٰ کو ماضی اور حال میں مختلف طریقوں سے پانے کے لئے کوشاں تھا اور آپ اب اس مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ آپ کے تجارب کے خزانہ سے ہم روحانی فیض حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ آپ کے قیمتی نظریات اور تصورات ہم پر پرمانینٹ اثر چھوڑ جائیں گے اور آپ کی محبوب امن کی یاد ہمیشہ ہمارا قیمتی سرمایہ ہوگی۔"

اس لطیف نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے طویل سفر کی تکان کے باوجود حاضرین کو ایک پُر اثر خطاب سے نوازا۔ آپ نے بتایا کہ "مغربی افریقہ کے دورہ سے واپس آ رہے ہیں جہاں ہمارے مشنوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے اور مجھے اس سے مسرت حاصل ہوئی کہ جہاں کہیں بھی گیا نہ صرف عوام بلکہ غانا میں حکومت نے جماعت کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعض ممالک کے صدر یا وزراء غیر مسلم تھے لیکن انہوں نے ملتے ہی بے ساختہ جماعت احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا شکریہ ادا کیا۔ ہمارے ڈاکٹروں کا کام داد و تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کانو نائیجیریا میں ہمارے ڈاکٹروں کو حکومت نے پیشکش کی کہ وہ ان کے ہسپتال کا چارج سنبھال لیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کی حقیر مساعی کو نواز رہا ہے اور اسلام اللہ کے فضل سے سربلند ہو رہا ہے اور یہ ہمارے غیر از جماعت مسلم بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے کب تک وہ ایسے دور سے کھڑا دیکھتے رہیں گے کیا وقت نہیں آیا کہ اس صداقت کو پرکھیں۔

سب سے آخر میں خاکسار نے محترم میاں صاحب کا ان کی نہایت ایمان افروز تقریر کیلئے شکریہ ادا کیا کہ کس طرح مختصر الفاظ میں جماعت کی مساعی کی واضح تصویر پیش فرمائی ہے اور جملہ مقررین اور شاملین دوست اور رضاکاروں کا شکریہ ادا کیا۔

صُوبہ بہار کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دَورہ

دو افراد کی بیعت

از مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل انچارج مبلغ علاقہ بہار

اوڑیں ۲۵ر کو قبل نماز جمعہ ہم لوگ اوڑیں پہنچ گئے۔ حضرت سید وزارت حسین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دوسرے احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ خاکسار نے "شکر نعمت کے طریق اظہار و مصادر" کے موضوع پر خطبہ جمعہ پڑھا۔ بعد نماز عصر مکرم سید شمس الدین صاحب احمد کے دولتکدہ پر ایک تربیتی اجلاس حضرت سید وزارت حسین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ "متقین کی صفات" کے موضوع پر خاکسار نے ایک گھنٹہ تک تقریر کی۔ بر عایت پردہ مستورات بھی اس اجلاس میں شریک ہوئیں۔ بعد دعا یہ اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

۲۶ر جون حضرت سید وزارت حسین صاحب کی معیت میں بستی کا دورہ کیا گیا چار مقامات پر یکے بعد دیگرے بیٹھ کر تبلیغ کی گئی۔ ان میں دو غیر احمدی مسلمانوں کی مجالس میں تبلیغ کی گئی اور دو ہندو مجالس میں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔

سید صاحب کے بنگلہ پر پہنچے تو ایک غیر احمدیوں کی برات کے ممبران سے تعارف ہوا۔ یہ برات کسی دور کی بستی سے چل کر اوڑیں آئی تھی اور اس کے ٹھہرانے کا انتظام بھی اسی بنگلہ پر کیا گیا تھا۔ بعد نماز عصر براتیوں کو بھی تبلیغ کی گئی ایک دوست نے کچھ سوالات پیش کئے انہیں جواب دیا گیا۔ براتیوں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا۔

پٹنہ ۲۷ر پانچ بجے شام ہم لوگ پٹنہ پہنچ گئے۔ محترم ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب کے دولتکدہ پر قیام رہا۔ انفرادی طور پر بعض دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ۲۸ر کو بعد نماز مغرب سیرت النبی کے موضوع پر محترم ڈاکٹر صاحب کے دولتکدہ پر ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں احمدی احباب بچوں اور مستورات کے علاوہ تیس چالیس کے درمیان اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر احمدی مسلمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔ اجلاس کی کارروائی مکرم پراونشل امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک گھنٹہ تک خاکسار نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی اور بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جس طور سے آج سے چودہ سو سال قبل رحمۃ للعالمین تھے اسی طرح آج بھی آپ کا مقدس وجود ہمارے لئے رحمت ہے۔ بلکہ ایک اعتبار سے پہلے سے بھی بڑھ کر ہے۔ آپ کی بتائی ہوئی پیشگوئیاں ایک ایک ہو کر اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ جو آپ کی صفت رحمت کی طرف اشارہ کر رہی ہیں۔ کاش آج بھی مسلمان اسی طرح رحمۃ للعالمین کے سایہ میں آجائے جس طرح عرب کے بدو اور وحشی آ گئے تھے اور اس مقدس تعلق کی وجہ سے حیوانوں سے انسان اور انسانوں سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں سے با خدا انسان بن گئے تھے۔

تقریر کی وضاحت خاکسار نے آیات و احادیث سے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر رہا۔

تفسیر کبیر کی عظمت محترم ڈاکٹر صاحب کے ایک ماموں جان تقریر کے بعد خاکسار سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ آپ کے انداز بیان سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مخالف علماء کو سمجھ عطا فرمادے۔

آپ پٹنہ یونیورسٹی کے ریٹائرڈ لیکچرار ہیں۔ سات مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کر چکے ہیں۔ محترم ڈاکٹر صاحب غالباً اپنے انہی ماموں جان کے متعلق فرمایا کرتے ہیں کہ شروع میں بہت مخالف سلسلہ تھے بعدہ تبادلہ خیالات سے آہستہ آہستہ متاثر ہوئے۔ تفسیر کبیر تصنیف منیف سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پڑھ کر وجد میں آ گئے اور علماء کی ایک مجلس میں بیان فرمایا کہ یہ ایسی تفسیر ہے کہ چودہ سو سال میں ایسی مدلل اور مفصل تفسیر نہیں لکھی گئی ایک عالم نے کہا کہ عربی اور فارسی میں اس سے اچھی اچھی تفسیریں لکھی گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ عربی اور فارسی میں بھی اس کے مقابل پر کوئی تفسیر نہیں دکھلا سکتے۔ اور تفسیر کبیر کی ایک جلد بھی معترض کے حوالے کر دی کہ آپ کوئی تفسیر اس کے مقابل پر تلاش کر کے لا دیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ گذرنے پر معترض نے بھی اعتراف کر لیا کہ واقعی ایسی مفصل اور مدلل تفسیر آج تک نہیں لکھی گئی۔

انہی صاحب کا ایک واقعہ محترم ڈاکٹر صاحب سنایا کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ جبکہ آپ کے سامنے ایک کار سے ایک بوڑھے آدمی کو کچھ ٹھوکر لگ گئی۔ صاحب کار نیچے اترے مجروح کو اپنی کار پر بٹھایا۔ ہسپتال سے مرہم پٹی کروا کر جائے قیام پر چھوڑ گئے۔ اگرچہ حادثہ میں معمولی خراش اس شخص کو آئی تھی۔ لیکن یہ صاحب بار بار مریض کے پاس پہنچ کر تیمار داری کرتے رہے۔ دوسرے روز دیکھا کہ یہی کار والے دوست اپنے ہاتھ سے حاجیوں کو بڑے ذوق اور شوق سے پانی پلا رہے ہیں۔ تب ڈاکٹر صاحب کے ماموں جان نے اپنے بھائی سے کہا کہ یہ شخص "قادیانی" معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ہماری جماعت کے رؤسا ایسی بلند اخلاق صفات سے تہیدست ہو چکے ہیں۔ ان کے بھائی صاحب نے کہا کہ یہاں قادیانی کہاں۔ آخر دریافت کرنے پر کہ کیا آپ قادیانی ہیں؟ جواب ملا کہ میں احمدی ہوں ڈاکٹر صاحب فرمایا کرتے ہیں کہ یہ لطیفہ میرے ماموں جان نے ایک مرتبہ حج بیت اللہ سے واپسی کے موقعہ پر سنایا۔

بیعت پٹنہ میں ایک نوجوان لیکچرار نے اسی روز بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ نو مبائع دوست محترم سید فضل احمد صاحب سینئر ایس پی پٹنہ کے ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ کسی فرد کے ہدایت پانے سے اللہ تعالیٰ کو اس سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جیسے کسی شخص کو اس کی بہت پیاری گمشدہ چیز کے ملنے سے خوشی ہو سکتی ہے۔

پس نہایت ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جس کے ذریعہ سے کوئی روح ہدایت پا جاتی ہے۔ صوبہ بہار کے احمدی احباب کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے چاہیئے کہ احباب جماعت اپنی زبان اور لٹریچر سے اور اخلاق و کردار سے دوسروں کو تبلیغ کر کے چشمہ ہدایت پر لانے کی پوری پوری کوشش کریں اور اس عظیم نعمت سے حصہ پانے والے ہوں

معروف اور صرف اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے ہی مخصوص ہے۔

نو مبائع صاحب آنفیسر درجہ اوّل سنٹرل سروس مکمل کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کامیابی کو روحانی اور جسمانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

نو مبائع باشرح چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔

مکرم مولوی محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر کی طبیعت بھی کچھ ناساز ہو گئی تھی اور آپ کی رخصت بھی ختم ہو رہی تھی اس لئے آپ پٹنہ سے ہی واپس بھاگلپور تشریف لے گئے۔

مظفرپور ۲۹ر جون کو ایک بجے دن خاکسار مظفرپور پہنچ گیا اسی روز رات کے دس بجے صاحبزادہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب بھی مظفرپور تشریف لے آئے۔ صاحبزادہ صاحب ان دنوں صوبہ بہار کی بعض جماعتوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ مظفرپور میں محترم ڈاکٹر سید منصور احمد صاحب کی کوٹھی پر آپ مقیم ہوئے۔ خاکسار اطلاع پاتے ہی ملاقات کے لئے پہنچ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ صوبہ بہار میں حضرت صاحبزادہ صاحب کا ورود مسعود بہت مبارک ہے کیونکہ آپ اس مقدس خاندان کے چشم و چراغ ہیں جس کی تقدیس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم سے فرمایا ہے۔ اور شدید ترین مخالفتوں کے باوجود مشاہدہ نے بھی اس تاریخی اعلان کی معجزانہ طور پر تصدیق فرما دی ہے۔ اس سے قبل بھی صاحبزادہ صاحب صوبہ بہار کی جماعتوں کا دورہ فرما چکے ہیں۔ لیکن جب سے خاکسار بطور مبلغ صوبہ بہار میں مقیم ہے تب سے یہ آپ کا پہلا دورہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو (جو صوبہ بہار میں احمدی آباد ہیں) اس دورہ کی برکات سے وافر حصہ پانے کا اہل بننے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

۳۰ر جون کو خاکسار کی درخواست پر حضرت صاحبزادہ صاحب معہ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب خاکسار کی قیام گاہ پر تشریف لائے۔ دار التبلیغ میں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا اور ایک لمبی سوز اجتماعی دعا آپ نے کرائی اور اس طرح آپ کے مبارک قدموں نے ہماری قیامگاہ اور صوبہ بہار کے دار التبلیغ کو برکت دی۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمادے۔ آمین۔

آرہ ۵ر یکم جولائی کو خاکسار آرہ پہنچ گیا۔

مکرم ڈاکٹر شاہ محمد شمیم احمد صاحب کی پرفضا اور جاذب نظر کوٹھی میں قیام رہا۔ ایک غیر احمدی نوجوان ماسٹر صاحب زیر تبلیغ رہے یہ صاحب براہ راست دفتر دعوۃ و تبلیغ قادیان دار الامان سے خط و کتابت رکھتے ہیں۔ لٹریچر بھی منگواتے اور پڑھتے ہیں۔ اور احمدیت کے بہت قریب معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کھاگلپور برہ پورہ کے ایک نوجوان مکرم ابو نامر صاحب ویلفیئر سپروائزر بسلسلہ ملازمت کچھ عرصہ آرہ میں مقیم رہے تھے اور ہمارے مکان میں کرایہ پر مقیم تھے۔ ان سے ہمیں احمدیت کا تعارف ہوا۔ ان کی موجودگی میں تو ہم لوگ بحث و مباحثہ کی طرف بھی متوجہ رہے لیکن وہ جاتے ہوئے قادیان کا پتہ ہمیں دے گئے۔ پس ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور بعض دوسرے نوجوان بھی توجہ کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ اور لٹریچر دوسرے لوگوں میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اور محترم محمد تسنیم صاحب اور عزیز امتیاز احمد صاحب نے بعض دوستوں کو بلوایا۔ انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔

نئی بیعت ایک اسکول ماسٹر صاحب جو مقامی احمدیوں کے زیر تبلیغ تھے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ یہ ماسٹر صاحب ... نوجوان ہیں۔ آئندہ تعلیم جاری رکھنے کا بھی عزم رکھتے ہیں۔ اور باشرح چندہ ادا کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ احباب کرام ان کی استقامت اور روحانی و جسمانی ترقی کے لئے دعا فرما کر عند اللّٰہ ماجور ہوں۔

اردلی ۲۰ رکو خاکسار اردلی پہنچ گیا۔ اردلی میں ہمارے ایک ہی احمدی دوست مکرم ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کسی ضروری کام سے پٹنہ تشریف لے گئے تھے۔ اردلی ڈاک بنگلہ کے تاریخی بنگلہ "پام دیلا" میں قیام رہا۔ ۲۱ رکی صبح کو مکرم ڈاکٹر صاحب بھی اپنی جیپ کے ذریعہ پٹنہ سے تشریف لے آئے۔ اور آتے ہی اپنے پیشہ کے مصروف مہمات میں منہمک ہو گئے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد آپ کو کچھ فرصت ہوئی۔ آپ نے بعض معززین کو بلوایا۔ مدعوین نے احمدیت کے متعلق بعض سوالات کئے جن کے جوابات پاکر حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اردلی کے مکرم محمد سلیم صاحب کو گذشتہ سال مکرم ڈاکٹر اختر احمد صاحب ... لے موقعہ پر قادیان لے گئے تھے۔ موصوف قادیان کے خالص اسلامی ماحول سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے تاثرات مجالس میں بیان کرتے رہتے ہیں محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب بھی تبلیغی دلچسپیاں رکھتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اردلی کی سرزمین احمدیت کے حق میں ایک کروٹ لینے کے لئے تیار ہو چکی ہے۔

اردلی کے ہائی اسکول کی صدارت کا مسئلہ بہت عرصہ سے باعث نزاع بنا ہوا تھا۔ اور یہ نزاع اس قدر طوالت اختیار کر چکا تھا کہ صوبہ بہار کی سیاسیات میں بھی متعارف ہو چکا تھا اور منسٹری میں بھی اس نزاع کو بڑی اہمیت دی جا رہی تھی۔ بفضل اللّٰہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ آخر اس نزاع کے خاتمہ کے لئے ہمارے احمدی ڈاکٹر شاہ خورشید احمد صاحب پر بھی نگاہ پڑی اور محترم ڈاکٹر صاحب فریقین کے فیصلہ سے تین چار روز قبل صدر منتخب ہو گئے اللّٰہ تعالیٰ یہ کامیابی ڈاکٹر صاحب کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

گیا ۲۳ رکو خاکسار گیا پہنچ گیا۔ گیا میں ہمارے ایک احمدی دوست مکرم پروفیسر شاہ شکیل احمد صاحب مقیم ہیں۔ گیا بدھ مذہب کا مقدس مرکز ہے یہی وہ مقام ہے جہاں اللّٰہ تعالیٰ نے مہاتما بدھ پر وحی اور الہام کا سلسلہ جاری فرمایا۔ یہاں بدھ مت کے قدیم و جدید عظیم الشان مندر ہیں۔ خاکسار کو دو مرتبہ ان مندروں کو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ ایک بڑ یا پیپل کا درخت بھی بطور یادگار ایک قدیم مندر کی پشتہ پر موجود ہے جس کے نیچے مہاتما بدھ کو گیان پراپت "یعنی علم الٰہی حاصل ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ موجودہ درخت چھٹا درخت ہے ایک درخت کے بوڑھا ہو جانے کے بعد اسی مقام پر دوسرا درخت لگا دیا جاتا ہے۔ یہاں بہت سے قربانی کرنے والے بدھ بھکشوؤں کی خوابگاہوں کی صورت میں یادگاریں بھی ہیں۔ اور متعدد مورتیاں بھی رکھی ہیں۔ شنکراچاریہ نے اپنے دور اقتدار میں ان تمام مورتیوں کو داغدار کر دیا تھا یعنی کسی مورتی کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور کسی کا ناک وغیرہ۔ شنکراچاریہ بت پرستی کے سخت خلاف تھے۔ ان داغدار مورتیوں کو دیکھ کر بت پرستوں کے دل پر ... ضرور پڑتی ہوگی۔

بہار بہار ... نے ایک خوبصورت اور پر شوکت جدید مندر بھی یہاں پر تعمیر کیا ہے۔ اس میں بھی بدھ مت بزرگوں کی مورتیاں نہایت قرینہ سے رکھی گئی ہیں۔ دروازہ میں داخل ہوتے ہی ایک عظیم الشان مورتی دکھائی دیتی ہے۔ جو حجم و ضخامت اور زیبائش میں مہاتما بدھ کی مورتی سے بھی زیادہ جاذب نظر ہے اس کی تختی کو اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ مہاتما بدھ کی اس مشہور پیشگوئی کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا ہے۔ جو دور حاضرہ کے متعلق ایک "میتریا" نامی مامور زمانہ کے لئے کی گئی تھی۔ "میتریا" درحقیقت مسیحا کا معرب ہے۔

ایک بدھ بھکشو سے دریافت کیا گیا کہ کیا یہ موعود آپ کے نزدیک ظاہر ہو چکے ہیں؟ بھکشو جی نے بتایا کہ یہ بدھ پیدا ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ یہ بالکل ایسا ہی عقیدہ ہے۔ جیسا کہ کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہونے کے بعد غیر احمدی مسلمانوں میں پیدا ہو گیا تھا کہ "امام مہدی پیدا ہو چکے ہیں لیکن ابھی ظاہر نہیں ہوئے"

دریافت کیا گیا کہ جبکہ "میتریا" موعود کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا تو اس کے "اسٹیچو" کے خدوخال کس بناء پر منصۂ شہود پر آئے ہیں؟

بھکشو جی نے جواب دیا کہ ہماری کتب میں اس کا حلیہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ احادیث میں بھی مسیح اور مہدی کا حلیہ بتایا گیا ہے۔ یہ تو اور بتاتا ہے کہ مستقبل میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر صداقت تک پہنچنے کی کوشش کریں گے اور اللّٰہ تعالیٰ اس پہلو سے بھی حضور علیہ السلام کی صداقت ظاہر فرما دے گا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ بعض مدبرین اس کی تصدیق بھی کر چکے ہیں۔

مکرم پروفیسر صاحب کی معیت میں انفرادی طور پر بعض معززین کے پاس پہنچ کر تبلیغ کی گئی۔ بعد نماز مغرب مکرم پروفیسر صاحب کے دولت کدہ پر ایک مجلس مفاہمت منعقد ہوئی۔ بیس پچیس اعلیٰ تعلیم یافتہ غیر احمدی مسلمانوں کو مکرم پروفیسر صاحب نے مدعو فرمایا تھا۔ مختلف نوعیت کے سوالات پیش ہوتے رہے اور خاکسار جوابات دیتا رہا۔

ایک دوست نے یہ سوال پیش کیا کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت کہ جو برق گرتی ہے تو بے چارے مسلمانوں پر کی بنیادی وجہ کیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں خاکسار نے قرآن کریم اور احادیث کی وہ عظیم الشان پیشگوئیاں مختصراً بیان کیں جن میں دور حاضرہ کی انفسی و آفاقی علامات ... بیان فرمائی گئی ہیں اور ان ... کا مرکزی نکتہ مسیح اور مہدی کا وجود بتایا گیا ہے لیکن مسلمان ان تمام پیشگوئیوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو قرآن کریم اور احادیث میں درج ہیں اور دور حاضرہ میں من و عن پوری ہو رہی ہیں۔ اور اس کے مقابل پر دور حاضرہ کے فتنہ پرور علماء کی پشت پناہ بن جاتے ہیں جن سے متعلق رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے چونکا دینے والے الفاظ موجود ہیں کہ:۔

"علماءھم شرمن تحت ادیم السماء"

اور علامہ حالی نے اس حدیث نبوی کو نظر مشاہدہ سے دیکھا اور فرمایا کہ سہ

ہت کو بانٹ ڈالا کافر بنا بنا کر
اسلام اے فقیہو ممنون ہے تمہارا

پس جو قوم قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کے مقدس کلام کی تنبیہات کو نظر انداز کر کے اور بے در پے مشاہدہ کے بعد چودھویں صدی کے علماء کی تائید پر کمر بستہ ہے۔ ایسی قوم ایک خطرناک مقام پہ کھڑے رہنے پر مصر ہے۔ اللّٰہ تعالیٰ مسلمانوں کو چشم بینا عطا فرمائے اور وہ اپنے نفع و نقصان کو سمجھنے کی توفیق پائیں۔ آمین۔ یہی وہ حالات تھے جنہیں دیکھ کر شاعر مشرق علامہ اقبال کی روح چلا اٹھی کہ سہ

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنمکدہ ہے جہاں لا الٰہ الا اللّٰہ

ایک دوست نے سوال کیا کہ امام مہدی کے ظہور کے لئے تو ایک بہت بڑی علامت خروج دجّال بتائی گئی ہے اس کا کیا جواب ہے

خاکسار نے جواب دیا کہ رسول مقبول صلے اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ما من نبی الا وقد انذر قومہ من الدجال یعنی ہر نبی اپنی قوم کو دجالی فتنہ سے ڈراتا رہا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث پر غور کرنے سے یہ حقیقت بالبداہت واضح ہو جاتی ہے کہ دجالی فتنہ یہ عیسائیت کا ہی فتنہ ہے جو آخری زمانہ میں برپا ہوا۔ اور اس فتنہ عظیمہ کی وجہ سے سیاسی اور مذہبی اعتبار سے اسلام کو وہ شدید نقصان پہنچا ہے کہ جس کی نظیر صفحہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ چنانچہ قرآن کریم اور احادیث پر غور کرنے سے اس کے عظیم الشان ثبوت ملتے ہیں۔ (باقی)

وصایا

وصیتیں منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت کے بارہ میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۶۱۶ - میں رفیق احمد ولد محمد صدیق قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میں اپنی جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہر قسم کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور میری وفات پر جو جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اپنی زندگی میں میں جو رقم یا جائداد بطور حصہ جائداد ادا کروں یا بذریعہ رسید حوالہ صدر انجمن احمدیہ کروں وہ بعد وفات بوقت حساب مجرا کی جائے گی۔

میرا اس وقت گذارہ مبلغ ستائیس روپے ماہوار وظیفہ پر ہے جو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے ملتا ہے۔ میری آمد میں جو کمی بیشی ہوگی اس کی اطلاع بھی میں مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اپنی آمد کی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد رفیق احمد شاد۔

گواہ شد بشیر احمد حیار قادیان ولد حاجی خدا بخش صاحب درویش

گواہ شد قریشی عبدالقادر اعوان موصی نمبر ۶۲۹۱ ولد حافظ محمد امین صاحب درویش قادیان ۳۰/۱/۶۵

۳۰/۱/۶۵

وصیت نمبر ۱۳۶۱۸ - میں حاجی محمد ابراہیم صاحب ولد پیر محمد صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر تقریباً ۸۷ سال تاریخ بیعت ۱۹ ساکن کانپور ڈاکخانہ خاص ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد حسب ذیل ہے:۔

ایک عدد مکان رہائشی مالیتی تین ہزار روپے ایک عدد قطعہ خالی زمین دس مرلہ مالیتی ایک ہزار روپیہ۔

میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتا ہوں۔ اس وصیت کے مبلغ تین ہزار ایک سو روپیہ میں اپنی زندگی میں ہی انشاءاللہ ادا کروں گا۔ اگر کسی وجہ سے اس رقم کا کل یا جزو وفات سے قبل ادا نہ کرسکوں تو میری مذکورہ جائداد سے یہ رقم وصول کر لی جائے گی۔

اگر وقت وفات میری کوئی اور مذکورہ جائداد کے علاوہ جائداد ثابت ہو یا میں خود کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری اس وقت کچھ آمد نہیں کیونکہ میں بوجہ پیرانہ سالی کوئی کام نہیں کرسکتا میرے اخراجات میرے بچوں کے ذمہ ہیں یہ وصیت میں نے بقائمی ہوش و حواس کی ہے۔ العبد محمد ابراہیم بقلم خود

گواہ شد مولوی بشیر احمد ولد فضل کریم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ دہلی۔ ۱۵/۱/۶۵

گواہ شد محمد عتیق ولد محمد یعقوب صاحب بیر محمد ابراہیم لیدر مرچنٹ نئی سڑک کانپور

درخواستہائے دعا

۱۔ مجھے اپنے والد محترم حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالوی درویش کی وفات کی وجہ سے سخت صدمہ ہے۔ دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر کی توفیق بخشے اور اپنے مرحوم بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ میرے ہاں بیس سال سے اولاد نہیں ہوئی۔ اب میری اہلیہ امید سے ہیں۔ اولاد نرینہ کے لئے دعا فرمائی جائے۔

خاکسار میجر سلطان احمد۔ عدن

ایک ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے بذریعہ ریزولیوشن نمبر ۱۴۰ غ م ۸-۷-۶۵ یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آئندہ ہندوستان بھر میں مقیم احمدی احباب جب کبھی اپنے لڑکوں یا لڑکیوں کے نکاح کریں۔ تو اس نکاح کو مرکزی نظارت امور عامہ میں رجسٹر کروایا کریں۔ اس طریق پر عمل کرنے کے کئی فوائد ہیں۔ مثلاً خدانخواستہ آئندہ کسی مرحلہ پر فریقین میں کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو یہ ریکارڈ فریقین کے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بعض دوست تعلیم سلسلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے خلاف تعلیم سلسلہ غیر احمدیوں میں شادیاں طے کر لیتے ہیں۔ فارم نکاح مرکز میں رجسٹرڈ کرانے کی صورت میں قبل از وقت اس کی روک تھام ہو سکے گی۔

اس غرض کے لئے نظارت ہذا سے مبلغ ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حسب ضرورت فارم نکاح طلب کئے جا سکتے ہیں۔ ضرورت مند احباب فارموں کی قیمت مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں "بمد قیمت نکاح فارم" بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے نظارت ہذا کو علیحدہ بذریعہ خط اطلاع دیں۔ یہ اطلاع ملنے پر فارم اُن کی خدمت میں روانہ کر دیئے جائیں گے۔

عہدہ دار حضرات اپنی اپنی جماعتوں کے جملہ احباب کو اس فیصلہ سے مطلع کر دیں۔ اور اس کی پابندی کرانے پر خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

(خاکسار ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان دعاء

مکرم نورالدین الہ دین ابراہیم صاحب آدن ہیٹنگ ورکس سنانگر سکندرآباد کی بچی امۃ النعیم جو بی۔ اے کے امتحان میں درجہ دوم میں کامیاب ہوئی ہے۔ اور اب اسے اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ وومن کالج میں داخل کیا گیا ہے۔ کامیابی اور داخلہ ہر دو مواقع پر انہوں نے شکرانہ فنڈ میں حصہ لیا ہے

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ امۃ النعیم اور اسکے بھائی محمد ابراہیم محمد الہ دین میں علمی شوق پیدا فرمائے۔ اور اعلیٰ ترقیات نصیب کرے اور مکرم نورالدین صاحب کے مالی حالات بہتر فرمائے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

۲۔ مجھے خدا کے فضل سے ایک اچھی جگہ سروس مل گئی ہے۔ اس سروس میں کامیاب طور پر کام کرنے کے لئے اور دینی دنیوی ترقیات کے لئے دعا فرمائی جائے۔

ایس۔ ایم رضوان مکاممہ (بہار)

۳۔ میر عبدالجلیل صاحب سیکرٹری مال سینمو گہ کافی عرصہ سے بعارضہ ذہنی بیمار چلے آ رہے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

فارم اصل آمد جن موصی احباب نے ابھی تک فارم اصل آمد پُر کر کے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ وہ فارم جلد ارسال فرما دیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

خبریں

سنگاپور ۹ راگست۔ آج ایشیا کی تاریخ میں اس سال کا سب سے بڑا سیاسی دھماکہ ہوا جبکہ سنگاپور ملائیشیا فیڈریشن سے الگ ہو گیا اور ایک آزاد اور خود مختار ملک بن گیا۔ ملائیشیا ۲ برس ہوئے قائم ہوا تھا۔ اور اس میں سنگاپور، سراوک اور بورنیو وصباح کے علاقے شامل تھے۔ مگر آج سنگاپور اس سے الگ ہو گیا۔ سنگاپور کی علیحدگی کا فیصلہ ایک سمجھوتہ کے تحت ہوا جس پر کوالالمپور میں ملائیشیا کے وزیر اعظم ٹنکو عبدالرحمٰن اور سنگاپور کے وزیر اعظم مسٹر لی کوان یو اور سنگاپور اور ملائیشیا کے دوسرے وزراء کے دستخط ہوئے۔

پٹنہ ۹ راگست۔ پولیس نے آج دوپہر صوبائی اسمبلی کے بڑے گیٹ کے باہر طلباء کے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ۵ بار لاٹھی چارج کیا اور تقریباً ۲۰ اشک آور گیس کے گولے پھینکے۔ طلباء فیسوں میں حالیہ اضافہ واپس لینے کی مانگ کے حق میں مظاہرہ کر رہے تھے۔

جموں ۹ راگست۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے کہ بھارتی حکام نے جموں وکشمیر پر جنگ بندی لائن پار کر کے بھارتی علاقہ میں گھسنے کے الزام میں ۱۰۰ کے قریب مسلح پاکستانیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ مسلح پاکستانیوں کی کئی ٹولیاں جموں وکشمیر میں داخل ہو گئی ہیں ان میں سے کچھ کی بھارتی فوج سے مڈبھیڑ بھی ہوئی ہے۔

نئی دہلی ۹ راگست۔ پاکستانی فوجوں نے سادہ لباس میں جموں وکشمیر پر جو حملہ کیا ہے اس کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ تین سے پانچ ہزار تک مسلح پاکستانی مختلف مقامات پر جنگ بندی لائن پار کر کے بھارتی علاقہ میں گھس آئے اور انہوں نے کچھ دیہات کو نقصان پہنچایا ہے۔ حالت قابو میں ہے۔

نئی دہلی ۹ راگست۔ پردھان منتری شری شاستری نے اکالی لیڈر سنت فتح سنگھ کے مطالبات کے متعلق بھارت سرکار کا اسٹینڈ واضح کر دیا ہے۔ اس بارے میں تحریری جواب ایک مراسلہ کی صورت میں شری ارجن سنگھ دوگل کے ہاتھ سنت فتح سنگھ کو بھیج دیا ہے۔ یہ جواب مہر بند لفافہ میں بھیجا گیا۔ اور انہیں کہا گیا ہے وہ اسے امرتسر میں سنت فتح سنگھ کے حوالے کر دیں۔ کیونکہ وہ بات چیت کے بعد کل رات امرتسر روانہ ہو گئے تھے۔ پتہ چلا ہے کہ اس جواب میں شری شاستری نے سنت فتح سنگھ کو بتایا کہ یہ بات پنجاب کے مفاد میں ہے کہ پنجاب ایک یونٹ بنا رہے۔ سنت فتح سنگھ نے شری شاستری سے بھاشا کی بنیاد پر پنجابی صوبہ کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔

دہلی ۹ راگست۔ جموں وکشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر مسلح پاکستانی وسیع تعداد میں گھسنے لگے ہیں۔ اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بھارت سرکار نے جموں وکشمیر میں دفاعی افواج کو مضبوط بنا دیا ہے۔ کل رات یہ معاملہ مرکزی وزارت کی ہنگامی میٹنگ میں بھی زیر بحث رہا۔ کمیٹی نے جنگ بندی لائن کی خلاف ورزی کی تازہ وارداتوں پر غور کیا اس میٹنگ میں بری فوج کے اعلیٰ کمانڈر جنرل چودھری بھی شامل تھے کل رات دہلی میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ بھارتی علاقہ میں گھسنے والوں کا کئی مقامات پر بھارتی فوجوں کے ساتھ تصادم ہو چکا ہے۔ اور انہیں جانی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ چند ایک گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ بھارت سرکار نے اس صورت حال کا شدید نوٹس لیا ہے اور اس کا سامنا کرنے کے لئے تمام ضروری اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے مزید کچھ پکڑے گئے ہیں۔ ان کے قبضہ سے جس قسم کا اسلحہ ملا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ پاکستان میں تیار ہوا ہے۔

بمبئی ۹ راگست۔ مہاراشٹر اسمبلی م۔ کے ۱۶ اپوزیشن ممبروں نے آج صبح کونسل ہال کے احاطہ میں غیر معین عرصہ کے لئے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ یہ بھوک ہڑتال مہاراشٹر میں بگڑتی ہوئی غذائی صورت حال کی طرف حکومت کی توجہ دلانے کے لئے شروع کی گئی ہے۔

ضروری اعلان

نظارت تعلیم وتربیت سے تربیت کا حصہ علیحدہ کر کے نظارت دعوت وتبلیغ سے وابستہ کر دیئے جانے کے متعلق

نظارت تعلیم وتربیت کے پاس جماعتوں میں تربیت واصلاح، پند ونصائح اور انسداد تنازعات وشکایات کے لئے مؤثر کام کرنے کے واسطے عملہ نہ ہونے کی وجہ سے کاموں کی تکمیل نظارت دعوت وتبلیغ کے توسط سے مبلغین سے کرائی جاتی تھی۔ اور اس طرح طول عمل کے ساتھ کارروائی کی تکمیل میں بھی کافی وقت لگ جاتا تھا۔

ان دقتوں کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نظارت تعلیم وتربیت سے تربیت کا شعبہ علیحدہ کر کے نظارت دعوت وتبلیغ کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے تاکہ یہ نظارت اپنے مبلغین کے ذریعہ جماعتوں کے تربیتی کاموں کو بروقت اور بطریق احسن کروا سکے۔

لہذا جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب نظارت تعلیم کے ماتحت صرف تعلیم کا شعبہ ہوگا۔ اور مقامی وبیرونی درسگاہوں کے معاملات وانتظامات ان کی نگرانی میں۔ طلباء بلوانے۔ انکے تعلیمی وظائف، مساجد اور لائبریری کے کام اس نظارت کے سپرد ہوں گے اور ان امور کے بارہ میں نظارت تعلیم سے خط وکتابت کی جانی چاہیئے۔

جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان تعلیم وتربیت کو چاہیئے کہ وہ آئندہ اپنی رپورٹیں ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ کے نام بھجوایا کریں۔ وضاحتاً عرض ہے کہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ تقرر امام مسجد، غیر از جماعت دوستوں میں رشتہ ناطہ کے متعلق اجازت یا عدم اجازت جماعت کے دوستوں کی تربیت واصلاح پند ونصائح اور رفع تنازعات وغیرہ امور تربیت کے شعبہ سے متعلق ہیں۔ ان امور کے بارہ میں نظارت دعوت وتبلیغ قادیان سے خط وکتابت کی جانی چاہیئے۔

ناظر دعوت وتبلیغ قادیان

وادیٔ پونچھ میں یوم پیشوایان مذاہب کا سہ روزہ اجلاس

قارئین کرام کو یہ خبر سن کر مسرت ہوگی کہ جماعت احمدیہ پونچھ حسب سابق اس سال بھی بتاریخ ۳، ۴، ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء بروز جمعہ، سنیچر اور اتوار احمدیہ بلڈنگ پونچھ میں یوم پیشوایان مذاہب منا رہی ہے جس میں مختلف مذاہب کے سکالر اپنے اپنے مذہبی پیشوایان کی سیرت وسوانح پر تقاریر فرما دیں گے۔ لہذا بر خاص وعام کو بلا لحاظ مذہب وملت اس مبارک تقریب میں شمولیت کی دعوت دی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ باہر سے آنے والے حضرات اپنے بستر ہمراہ لائیں۔

خاکسار عبدالمجید سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پونچھ